WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
19 اگست 2025
TUESDAY
19 AUGUST -2025

صفحہ 08 عرفان پٹھان کے سنسنی خیز انکشافات، کئی راز کھولے

صفحہ 08 انڈیا اے نے آسٹریلیا ویمن کو یکروزہ سیریز میں مات دی

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 194 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

موسم کی تازہ کاری: تیز اور موسلا دار بارشوں کے باعث دریاؤں، چشموں اور ندی نالوں پانی کی سطح میں اضافہ

جموں و کشمیر میں سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں

ہر شدید بارش کو بادل پھٹنے کی وجہ نہ سمجھا جائے، شدید بارشیں سیلاب کو بھی متحرک کر سکتی ہیں: ماہر موسمیات

19 اگست اور 23 سے 25 اگست کے دوران چند مقامات پر شدید و بھاری بارش کا امکان: موسمیاتی مرکز

سری نگر//۱۸، اگست //جے کے این ایس// جموں وکشمیر کے اطراف واکناف میں اتوار کی رات سے وقفے وقفے سے جاری تیز اور موسلا دار بارشوں کے نتیجے میں دریاؤں، ندی نالوں اور دیگر آبی ذخائر میں پانی کی سطح میں اضافہ ہوا۔ تاہم پیر کو سری نگر کی حدود میں پانی کی سطح میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ موسمیاتی

مرکز سری نگر نے 19 اگست کی شام تک زیادہ تر مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش اور کہیں کہیں گرج چمک کیساتھ شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ ساتھ ہی موسمیاتی مرکز نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ آبی ذخائر بشمول دریاؤں اور ندی نالوں کی پشتوں، ڈھیلے ڈھانچے اور کچے مکانات/ 102

بادل پھٹنے سے متاثرہ چسوتی میں بچاؤ کام کی نگرانی کے لیے

8 سینئر آئی اے ایس، آئی پی ایس افسران تعینات

سرینگر// 18 اگست //یو این آئی// لیفٹیننٹ گورنر انتظامیہ نے پیر کو 8 سینئر آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران کو ضلع کشتواڑ کے بادل پھٹنے سے متاثرہ چسوتی گاؤں میں راحت اور بچاؤ کاموں کی نگرانی کے لیے تعینات کیا جس میں 62 افراد ہلاک ہوئے۔ 14 اگست کو، کشتواڑ کے چسوتی میں بادل پھٹنے سے آنے والے سیلاب سے تباہی مچ گئی جو کہ مزحل ماتا مندر کی طرف جانے والا آخری موٹرایبل گاؤں تھا جس میں سینکڑوں افراد سیلابی ریلے میں بہہ گئی اور درجنوں ہلاک اور کم از کم 116 افراد زخمی ہوئے جبکہ ابھی بھی متعدد افراد کا کوئی پتہ نہیں چل رہا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر کی انتظامیہ نے کشتواڑ ضلع کے سانحہ زدہ گاؤں چشوتی میں جاری راحت و ریسکیو آپریشن کی براہ راست نگرانی کے لیے آٹھ سینئر آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران کو تعینات کر دیا ہے۔ گزشتہ ہفتے یہاں کلاؤڈ برسٹ اور اس کے نتیجے میں آنے والے فلیش فلڈز میں کم از کم 62 افراد جاں بحق ہو گئے تھے، جب کہ 116 سے زائد افراد زخمی ہوئے اور 82 افراد — جن میں 81 یاتری اور ایک سی آئی ایس ایف اہلکار شامل ہیں تاحال لاپتہ ہیں۔ انتظامیہ کی طرف سے جاری حکم نامے کے مطابق افسران کو آٹھ دنوں کے لیے ڈیوٹی سونپی گئی ہے، جہاں ایک ایک/ 103

لداخ میں شادی کی تقریب ماتم میں تبدیل

مضر کھانا کھانے سے 116 افراد اسپتال منتقل

سرینگر// 18 اگست //اے پی آئی// مرکزی زیر انتظام علاقے لداخ میں مضر کھانا کھانے سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد بیماریوں میں مبتلا 116 کے قریب مریضوں کو صنم نرگو اسپتال میں داخل کیا گیا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق مرکزی زیر انتظام علاقے لداخ میں شدید کی ایک تقریب اس وقت ماتم میں بدل گئی جب کھانا کھانے کے بعد بڑی تعداد میں مہمان قئے دست بخار پیٹ درج کے امراض میں مبتلا ہو گئے فوری طور پر 116 کے قریب/ 101

جاوید رانا نے لیا مینڈھر میں ریلیف اور بحالی کے اَقدامات کا جائزہ

تمام متعلقہ محکموں کو فوری، مربوط اور مؤثر اَقدامات کے لئے متعدد ہدایات جاری کیں

مینڈھر// انفو// وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور جاوید احمد رانا نے ڈاک بنگلہ مینڈھر میں ایک میٹنگ طلب کی تاکہ ضلع پونچھ کے حالیہ لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ علاقوں میں کئے جا رہے ریلیف اور بحالی اَقدامات کا جائزہ لیا جا سکے۔ میٹنگ میں سب ڈویژنل اَفسران اور متعلقہ محکموں کے سینئر اَفسران نے شرکت کی جنہوں نے اَپنے اَپنے علاقوں کی زمینی صورتحال پر مبنی تفصیلی رپورٹس پیش کیں۔ دوران میٹنگ وزیر موصوف کو رہائشی ڈھانچوں، سڑکوں کے نیٹ ورک، عوامی سہولیات کو پہنچنے والے نقصان اور لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ علاقوں میں کنبوں کی نقل مکانی کے بارے میں جانکاری دی گئی۔ وزیر

جاوید رانا نے جائزہ کے بعد تمام متعلقہ محکموں کو فوری، مربوط اور مؤثر اَقدامات کے لئے متعدد ہدایات جاری کیں۔ اُنہوں نے ریونیو اور متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ وہ فوری طور پر نقصانات کا مکمل اور جامع جائزہ لینے کا عمل شروع کریں جس میں اِنسانی جانوں، املاک، مویشیوں اور کھڑی فصلوں کے نقصان پر خاص توجہ دی جائے۔ اُنہوں نے جائزوں کی درستگی اور فوری طور پر مکمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ بروقت اِمداد اور معاوضے کی سہولیت فراہم کی جاسکے۔ وزیر موصوف نے محکمہ دیہی ترقی، فلڈ کنٹرول اور جنگلات محکموں کو ہدایت دی کہ وہ خطرے سے دوچار علاقوں/ 104

ملازم کو منشیات کے معاملے میں ملوث ہونے پر برطرف کردیا

سرینگر// کے این ایس// 17 اگست //جموں وکشمیر کی حکومت نے ترال میں آبپاشی ڈویژن کے ایک ملازم کو منشیات سے متعلق معاملے میں ملوث پائے جانے کے بعد ملازمت سے برخاست کر دیا ہے۔ ایک سرکاری حکم نامے کے مطابق، ملازم، جس کی شناخت فاروق احمد نجار کے نام سے ہوئی، ایک منتظم چوکیدار، کو آئین ہند کی دفعہ 311(2) کے تحت برطرف کر دیا گیا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق حکام نے بتایا کہ فاروق احمد نجار پولیس/ 1-5

نائب صدر عہدے کیلئے نامزد این ڈی اے امیدوار وزیر اعظم مودی سے ملاقی

ان کی طویل عوامی خدمات اور تمام شعبوں میں

تجربہ ہمارے ملک کو بہت زیادہ تقویت بخشے گا: نریندر مودی

سرینگر// 18 اگست // سی این آئی //مہاراشٹر کے گورنر سی پی رادھا کرشنن نے پیر کو وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی، جس کے ایک دن بعد حکمراں این ڈی اے اتحاد نے انہیں نائب صدر کے امیدوار کے طور پر نامزد کیا۔ سی این آئی کے مطابق این ڈی اے کے نائب صدر امیدوار رادھا کرشنن نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ وہ این ڈی اے کی مختلف میٹنگوں میں حصہ لینے یہاں پہنچے اور کئی لیڈروں سے ملاقات کی۔ میٹنگ کے فوراً بعد وزیر اعظم مودی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ''تیرو سی پی رادھا کرشنن جی سے ملاقات کی۔ ان کے این ڈی اے کے نائب صدر کے امیدوار ہونے پر میری نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ان کی طویل عوامی خدمات اور تمام شعبوں میں تجربہ

ہمارے ملک کو بہت زیادہ تقویت بخشے گا۔ وہ اسی لگن اور عزم کے ساتھ قوم کی خدمت جاری رکھیں جس کا انہوں نے ہمیشہ مظاہرہ کیا ہے''۔/ 106

رشوت ستانی کی عدالت نے سابق گرداوار پر فرد جرم عائد کردیا

سرینگر// 18 اگست //اے پی آئی// جنوبی کشمیر کے پہاڑی ضلع کولگام کے سابق گرداوار کو انسداد رشوت ستانی کی عدالت نے رشوت کے ایک معاملے میں مجرم قرار دیتے ہوئے تین سال قید اور بیس ہزار روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں سابق گرداوار کو مزید ایک سال قید بھگتنی ہوگی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق انسداد رشوت ستانی کی عدالت نے کولگام کے سابق گرداوار غلام حسن کمار کو 2008 میں سائل/ 110

ممبر پارلیمنٹ کی عرضی پر دہلی ہائی کورٹ ڈویژن کی کارروائی

اخراجات سے مستثنیٰ رکھنے کی عرضی پر فیصلہ محفوظ کرلیا

سرینگر// 18 اگست //اے پی آئی// دہلی ہائی کورٹ نے پارلیمنٹ کے مون سون اجلاس میں شرکت کے لئے ممبر پارلیمنٹ کو اخراجات ادا کرنے کے بارے میں دائر کی گئی عرضی پر اپنا فیصلہ محفوظ کرلیا۔ سرکاری وکیل اور وکیل صفائی نے دلائل اب ڈویژن بنچ کے سامنے رکھے جسکے بعد عدالت عالیہ نے فیصلے کو محفوظ کرلیا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق بارہمولہ بانڈی پورہ کپوارہ حلقے کے ممبر پارلیمنٹ انجینئر رشید کی جانب سے پٹی اعلی ہاؤس این آئی اے کی کورٹ کی

جانب سے انہیں پارلیمنٹ کے مون سون اجلاس میں ایک لاکھ 45 ہزار روپے ادا کرنے کی ہدایت کی تھی جسکے بعد ممبر پارلیمنٹ نے دہلی ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی جس میں انہوں نے کہا کہ یا تو انہیں پوری طرح/ 109

تیز اور موسلا دار بارشوں کے بعد مٹی کے تودے اور پتھر گر آنے کے واقعات

سری نگر جموں قومی شاہراہ پر ٹریفک معطل

تمام قسم کی گاڑیوں کی نقل و حرکت روک دی گئی: محکمہ ٹریفک پولیس حکام

سری نگر//۱۸، اگست //جے کے این ایس// جموں سری نگر قومی شاہراہ کو سوموار کی صبح ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا جب شدید بارشوں کے نتیجے میں رام بن ضلع میں آرٹیریل روڈ پر نظر آنے والی پہاڑیوں سے پتھروں کے کئی تودے گرے۔ جے کے این ایس کے مطابق حکام نے کہا کہ بین علاقائی سڑکوں مغل روڈ پر ٹریفک معمول کے مطابق چل رہی ہے۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا کہ وہ لین کے نظم وضبط پر عمل کریں کیونکہ اوور ٹیکنگ سے بھیڑ ہوگی، اور ٹریفک جام کی صورتحال بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جے کے ٹریفک پولیس ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایڈوائزری میں کہا کہ سوموار کی صبح کئی مقامات پر بڑے پتھر گر آنے کی وجہ سے جموں سری نگر قومی شاہراہ کو بند کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہائی وے پر موسلا دھار بارش جاری ہے۔ تمام قسم کی گاڑیوں کی نقل و حرکت روک دی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں مزید کہا گیا ہے کہ مسافروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک سفر نہ کریں جب تک موسم بہتر نہیں ہو جاتا اور سڑک/ 108

کمشنر سٹیٹ ٹیکسز نے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کمپلیکس جموں میں

تزئین و آرائش شدہ کانفرنس ہال کا اِفتتاح کیا

جموں// انفو// کمشنر سٹیٹ ٹیکسز جموں وکشمیر پی کے بٹ نے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کمپلیکس میں نئے تزئین و آرائش شدہ کانفرنس ہال کا افتتاح کیا۔ یہ جدید سہولیت اس مقصد کے لئے تیار کی گئی ہے کہ محکمہ کی/ 107

جی ایس ٹی میں اصلاحیت کے لئے مرکزی سرکار نے اقدامات کو آخری شکل دینا شروع کردیا

سیگریٹ ان لائن گیمبلنگ تمباکوں اسے بنی مصنوعات پر چالیس فیصد تک کے جی ایس ٹی بڑھانے کے امکانات

سرینگر// 18 اگست //اے پی آئی// جی ایس ٹی اصلاحات کی تیاریاں زور و شور سے شروع دیوالی کے موقعے پر ملک کے عوام کو مرکزی سرکار کی جانب سے راحت دلانے کے امکانات واضح۔ سیگریٹ تمباکوں اس سے بنائی جانے والی مصنوعات کے جی ایس ٹی میں چالیس فیصدی کا امکان تاہم عام انسان کی استعمال کی اشیاء پر لگائے گئے جی ایس ٹی کو کم کیا جا رہا ہے تاکہ بنیادی سطح پر عام انسان کو راحت مل سکے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق مرکزی حکومت کی جانب سے جی ایس ٹی صلاحات کے سلسلے میں تیاریوں کو آخری شکل دی جا رہی ہے اور آنے والے دنوں کے دوران حکومت کی جانب سے باضابطہ طور پر راحت کاری کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کے ذرائع کے مطابق ملک میں جی ایس ٹی اصلاحات کے لئے بڑے پیمانے پر اقدامات اٹھائے جا رہے ہے تاکہ عام انسان کو راحت مل سکے۔ وزرت خزانہ کے ذرائع کے مطابق تمباکوں سیگریٹ پان آن لائن گیمبلنگ تمباکوں سے بنائی جانے والی مصنوعات پر چالیس فیصد تک ٹیکس بڑھا دیا جائیگا۔ تاکہ یہ مضر اشیاء عام انسان کی قوت خرید سے باہر رکھی جا سکے جب کہ دوسری استعمال کی چیزوں پر سے جی ایس ٹی ٹیکس کو کم کیا جائے تاکہ عام انسان کو راحت مل سکے۔ ذرائع کے مطابق لوک سبھا راجیہ سبھا کا مون سون اجلاس ختم ہونے کے ساتھ ہی مرکزی سرکار کی جانب سے جی ایس ٹی اصلاحات کے بارے میں صورتحال واضح ہوگی وزرت خزانہ کے ذرائع کے مطابق تمباکوں سیگریٹ پان آن لائن گیمبلنگ تمباکوں سے بنائی جانے والی مصنوعات پر چالیس فیصد تک ٹیکس بڑھا دیا جائیگا۔ تاکہ یہ مضر اشیاء عام انسان کی قوت خرید سے باہر رکھی جا سکے جب کہ دوسری استعمال کی چیزوں پر سے جی ایس ٹی ٹیکس کو کم کیا جائے تاکہ عام انسان کو راحت مل سکے۔ ذرائع کے مطابق لوک سبھا راجیہ سبھا کا مون سون اجلاس ختم ہونے کے ساتھ ہی مرکزی سرکار کی جانب سے جی ایس ٹی اصلاحات کے بارے/ 112

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے سری نگر میں محکمہ تعمیراتِ عامہ کے آڈِٹ پیراز کا جائزہ لیا

جموں و کشمیر میں سڑکوں اور دیگر منصوبوں کی بروقت تکمیل پر زور

کہا بہتر رابطہ عوام کی بنیادی ضرورت اور منصوبوں کی معیاری تکمیل کے لئے سخت نگرانی ناگزیر

سری نگر// انفو// جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) نے آج اسمبلی کمپلیکس سری نگر میں ایک میٹنگ منعقد کی جس میں محکمہ تعمیراتِ عامہ (پی ڈبلیو ڈی) سے متعلق آڈٹ پیراز کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ کی صدارت پی اے سی کے چیئرمین شیام لال شرما نے کی اور میٹنگ میں ممبران مبارک گل، نذیر احمد خان (گریزی)، قیصر جمشید لون، جاوید حسن بیگ/ 111

The Urdu Daily
WATTAN

وطن سرینگر

نشاط یاسمین خان

(ترکی کا سفرنامہ۔۔۔۔تیرہواں پڑاؤ)

مولانا رومؒ کے مزار پر ہر وقت بانسری بجتی رہتی ہے

میں نے کبھی کسی کنجوس کو محبت بانٹتے نہیں دیکھا
محبت تو ہمیشہ سخی کے ہاتھ سے پھوٹتی ہے

(حضرت شمس تبریزؒ)

رات ہم نے سخی کے ہاتھ سے محبت پھوٹنے کا نظارہ بھی دیکھ لیا تھا۔کیا سخی لوگ ہیں قونیہ والے،قونیہ میں داخل ہوتے ہی گلابوں کی خوشبو سے مہکتے ہوئے محبت کے جذبے محسوس کیے تو دل تو کیا دماغ بھی مہک اٹھا۔صبح ناشتے پر ارحان کے بڑے بھائی حیان سے ملاقات ہوئی۔

ارحان نے کہا تھا،حیان میرا بڑا بھائی ہے مگر وہ تو جڑواں بھائی لگ رہا تھا۔ہمیں دیکھ کر اس نے سلام کیا۔اس کی مسکراہٹ بالکل ارحان کی طرح تھی،وہ میز پر ناشتہ لگا رہا تھا۔ڈائننگ ہال میں اس وقت کافی لوگ تھے۔دو عورتیں عمر رسیدہ تھیں اور ان کے ساتھ ایک لڑکا اور اس کی بیوی اور بچہ تھے۔ایک ٹرکش خاتون اکیلی بیٹھی کسی سے فون پر مسلسل باتیں کر رہی تھیں اور نوٹ بھی کرتی جا رہی تھیں۔وقت کم اور مقابلہ سخت والی بات تھی۔ساتھ ناشتہ بھی کر رہی تھیں۔سب کچھ جلدی جلدی میں ختم کر کے نوٹ بک اٹھا کر وہ باہر چلی گئیں۔ایک میاں بیوی اور ان کے ساتھ دو نوجوان لڑکا لڑکی تھے۔

وہ سیاح لگ رہے تھے۔حیان کو بالکل فرصت نہیں تھی وہ اور ایک اور لڑکا مسلسل کام کر رہے تھے۔ہم تو کافی دیر میں آئے تھے تقریباً سب نے ناشتہ ختم کر لیا تھا۔صرف ایک صاحب اور آئے لیکن وہ کونے والے صوفے پر بیٹھ کر ناشتہ کرتے رہے اور ٹی وی دیکھتے رہے۔

فرصت ملتے ہی حیان ہمارے پاس آ گیا۔

ارحان نے بتایا تھا آرات کو پاکستانی مہمان آگئے ہیں۔وہ بتا رہا تھا کہ عزیز کہہ رہا تھا کہ میری ماں شمسؒ اور مولانا کی زیارت کو جانا چاہتی ہے۔حیان نے ہمیں بتایا کہ میری ماں کو بھی بہت عقیدت ہے۔پہلے ہم یہاں رہتے تھے تو ماں روزانہ زیارت کو جاتی تھی۔اب میری شادی ہو گئی تو ہم اس طرف چلے گئے ہیں۔

میری ایک بیٹی اور ایک بیٹا بھی ہے یہ دیکھو یہ میری فیملی کی تصویر ہے اس نے موبائل کھول کر ہر ٹرکش کی طرح فیملی فوٹو گراف دکھانی شروع کر دی اس دوران ہم ہاں ہوں کرتے رہے۔"ادھر گلی سے بھی جاؤ گے تو شمس زیادہ دور نہیں ہے اور ادھر ٹرام لے لینا وہ تم کو مولانا کے گیٹ پر اتار دے گی۔" وہاں جا کر تمہاری روح سرشار ہو جائے گی۔حیان کی انگریزی بہت اچھی نہیں تھی مگر محبت کی کوئی زبان نہیں ہوتی۔قونیہ کے لوگ واقعی مولانا رومی سے بہت محبت کرتے ہیں۔

بہت زیادہ پروفیشنل بھی نہیں ہیں۔ناشتے کا وقت ختم ہو گیا تھا حالاں کہ استنبول میں تو دس بجتے ہی ناشتہ اٹھا لیا جاتا تھا مگر یہاں ابھی بھی ناشتہ لگا ہوا تھا اور دوسرا لڑکا ڈبل روٹی سیک کر رکھ رہا تھا۔میں نے کہا آپ لوگ سے مل کر بہت خوشی ہوئی مگر ناشتے کا تو وقت ختم ہو گیا ہے۔ہماری وجہ سے آپ کو دقت ہو رہی ہے اور آپ کے بچے بہت پیارے ہیں ماشاءاللہ۔وہ خوش ہو گیا ماشاءاللہ آپ کی محبت آپ **Mavlana** کے شہر میں آئے ہو ہمارے مہمان ہو اور مولانا کے بھی مہمان ہو وہ ہمیں تمام ممکنہ راستے بتا رہا تھا۔ہم نے اس سے اجازت لی اور نیچے ریسپشن پر آ گئے۔

یہاں جو صاحب بیٹھے تھے وہ حیان اور ارحان کے بڑے بھائی لگ رہے تھے۔وہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔ہمیں دیکھتے ہی انہوں نے سلام کیا اور تسبیح کو چوم کر ایک طرف رکھا اور **Welcome** کیا۔انہیں بھی معلوم تھا کہ ہم پاکستانی ہیں۔اب ہمیں اس پروٹوکول کی وجہ سمجھ میں آ گئی،وہ ہمارا پاکستانی ہونا تھی اور وہ حیان اور ارحان کے والد تھے۔

ہم شمسؒ جانے کے لیے نکلے مگر گلیوں کے راستے سے جانے کے بجائے سڑک تک آ گئے۔اس وقت دکانیں مکمل طور پر کھل چکی تھیں۔گھڑیاں،سونا،بیکری،ہوٹل اور ایک ہی سڑک کے ساتھ بنے بازار میں سب کچھ مل رہا تھا۔سونے اور گھڑیوں کی تو بہت بڑی بڑی دکانیں تھیں مگر ابھی تو ہمیں شمس جانا تھا۔فٹ پاتھ بہت چوڑے بنے ہوئے تھے۔سڑکیں بھی بہت کشادہ تھیں۔ایک ہی جگہ ٹرام سروس اور آنے جانے والی بسوں کے اسٹاپ تھے۔

قونیہ میں انڈر گراؤنڈ میٹرو کا کوئی سسٹم موجود نہیں۔شمسؒ کے بس اسٹاپ کے ساتھ ایک بہت بڑی مسجد تھی مگر اس کی بھی کوئی چار دیواری نہیں تھی۔سامنے ایک باغ بھی تھا جہاں لوگ بیٹھے ہوئے تھے مگر مسجد میں کنسٹرکشن ہو رہی تھی اس لیے بند تھی یہ مسجد شمسؒ کہلاتی ہے۔

شمس تبریزیؒ کا مزار کافی دور جا کر مسجد کے پچھلی طرف تھا۔درمیان میں پتھریلا میدان تھا جو خاصا وسیع تھا،اس کی بھی کوئی چار دیواری نہیں تھی۔پورے میدان میں جگہ جگہ درخت لگے تھے اور بے انتہا بڑے گھنے درخت بھی احاطے کی دیوار کی طرح سے لگے ہوئے تھے۔یہاں آ کر ایک پرسکون سی ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا۔ہم سمجھ رہے تھے کہ شمس تبریزیؒ کا مزار بہت شان دار اور بڑا ہو گا،مگر یہ بہت سادہ بنا ہوا تھا۔سامنے صحن میں وضو خانہ تھا۔

وہاں سب عورتیں اور مرد ساتھ ہی وضو کر رہے تھے۔کوئی تفریق نہیں تھی۔یہ تفریق میں نے کہیں بھی نہیں دیکھی یہاں بھی سادگی تھی۔سامنے سادہ سا بنا ہوا برآمدہ تھا جہاں جوتے رکھنے کے لیے ریک بنے ہوئے تھے۔عزیز نے جتنی دیر میں وضو کیا۔میں سامنے بنچیں لگی ہوئی تھیں وہاں بیٹھ گئی ایک وسیع اور پختہ صحن اور جگہ جگہ لگے درختوں کے سائے میں لگے ہوئے بنچ تھے۔اس وقت رش بھی زیادہ نہیں تھا مگر ہم میں سے ایک شخص ہی وضو کرنے جا سکتا تھا،کیوں کہ جب کسی کو بھی جانا ہوتا وہ پاسپورٹ اور پیسے دوسرے کو پکڑا دیتا تھا۔یہ ایک حفاظتی انتظام تھا جو کرنا ضروری تھا۔

میں جس بنچ پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے بالکل سامنے مزار تھا،جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔"راہ عشق میں بے خودی اور بے ہوشی سود مند اور باخبری نقصان دہ ہوتی ہے" اور یہ ایسے ہی مرد قلندر درویش کی آخری آرام گاہ تھی جو راہ عشق میں دیوانہ ہو کر تبریز اناطولیہ آیا تھا۔یہ تیرہویں صدی عیسوی کا زمانہ تھا۔یہی وہ مرد قلندر تھے جنہوں نے اناطولیہ پہنچ کر جلال الدین رومی کو مولانا رومؒ بنا دیا اور مولانا رومؒ کے پیر و مرشد کہلائے۔

ایک درویش ایک مرد قلندر کا مزار اتنا ہی سادہ ہونا چاہیے تھا جیسی درویشانہ زندگی وہ گزار گئے تھے۔مزار پر لوگ آتے اندر جا کر فاتحہ پڑھتے اور چلے جاتے۔عورتیں بھی اپنے بچوں کو پرام میں بٹھا کر آتیں،پرام کو وہیں کھڑا کرتیں،فاتحہ پڑھتیں اور واپس آ جاتی تھیں۔میں نے بھی وہیں سے فاتحہ پڑھ لی تھی مگر نظریں ابھی بھی کھلے دروازے سے اندر دیکھ رہی تھیں یہ ایک عجیب منظر تھا۔محبت میں احترام اور عقیدت بھی شامل ہو جائے تو یہ احساس مجھے پہلی بار ہو رہا تھا مجھے لگ رہا تھا کہ میں یہاں موجود ہی نہیں ہوں۔

یہ احساس مجھے جب ہوا جب عزیز نے میرا کاندھا ہلایا۔اماں اماں! کیا سوچ رہی ہیں۔میں تو کب سے آ کر بیٹھا ہوا ہوں اندر چلتے ہیں۔میرا یہاں سے اٹھنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ایک عجیب سا سکون پھیلا ہوا تھا۔یہ مزار باہر سے جتنا سادہ تھا اندر سے بھی اتنا سادہ تھا۔صرف آپ کی قبر مبارک پر ایک سبز چادر پڑی تھی۔باقی نہ دیواروں پر،نہ چھت پر کوئی عبارت درج تھی،نہ خطاطی،نہ ٹائل ورک جو ہم نے ترکی کی ہر مسجد میں دیکھا تھا۔

سامنے کا ہال مسجد کے لیے استعمال ہوتا تھا ایک طرف خواتین والا حصہ تھا۔میں نے یہاں کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی اور خواتین کے حصے میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی۔جب ہم باہر آ رہے تھے تو وہاں ایک بزرگ کھڑے تھے انہوں نے وہاں رکھی ہوئی مٹھائی اور پیک پانی کے گلاسوں کی طرف اشارہ کیا کہ یہ لے لو۔ہم نے ایک ایک ٹکڑا اور پانی اٹھا لیا۔ہم جب باہر آنے لگے تو ایک ان کے ہم عمر صاحب نے ہمارے ساتھ آ کر ہماری بائیں طرف اشارہ کیا۔پاشا و بیگم پاشا ہم سمجھ گئے کہ یہ سمجھ گئے ہیں کہ ہم ٹرکش نہیں ہیں۔اس لیے انہوں نے باقی جگہ جانے کے لیے کہا تھا۔دائیں طرف ایک چھوٹی سی سفید سنگ مرمر کی عمارت تھی جس کا پتھر وقت کے ساتھ کچھ پیلا ہو گیا تھا۔

دروازے میں تالا پڑا ہوا تھا۔صرف کھڑکی سے اندر کی زیارت کی جا سکتی تھی۔ہم نے فاتحہ پڑھی۔تختی پر جو کچھ لکھا تھا تو ٹرکش زبان میں تھا جو ترجمہ عزیز نے گوگل سے کیا وہ کچھ یہ تھا کہ یہ پاشا اور ان کی بیگم کی قبریں ہیں جو شمس تبریزیؒ کے معتقدین تھے۔پہلے ان کی بیگم یہاں دفن ہوئیں پھر ان پاشا نے اس جگہ کی تعمیر میں حصہ لیا لیکن جب ان کا انتقال کہیں اور ہوا پھر ان کی وصیت کے مطابق انہیں اپنی بیگم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

شمس تبریزیؒ کے باہر بائیں طرف بالکل مزار کے پہلو میں بھی ایک قبر تھی،جس کے بالکل قریب گلاب کے پھولوں کی جھاڑیاں تھیں۔سرہانے کی طرف سے پھولوں کی پتیاں خود بخود قبر پر گر رہی تھیں مگر افسوس صرف اس بات کا تھا کہ ہم کتبہ نہ پڑھ سکے،کچھ مٹا مٹا سا تھا مگر اصل مقصد تو فاتحہ تھا،وہ مقصد پورا کیا اور دوبارہ اسی بنچ پر آ کر بیٹھ گئے۔کیا پرسکون فضا تھی کہ جانے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔

اب کیا پروگرام ہے؟ عزیز نے پوچھا۔میں نے کہا میرا دل تو یہاں سے جانے کا نہیں کر رہا مگر جانا تو ہے اب مولانا رومؒ کے مزار پر چلتے ہیں۔ہمیں ٹرام سے جانا تھا،مگر اس سے پہلے قونیہ کارڈ چارج کروانا تھا۔بس اسٹاپ پر ہی بوتھ بنے ہوئے تھے وہیں سے کارڈ چارج ہو گیا۔ہم نے سڑک کراس کر کے ٹرام لے لی۔ٹرام نے ہمیں بالکل مزار کے گیٹ پر اتار دیا۔

مولانا رومؒ کا مزار ایک بہت بڑے احاطے کے درمیان ہے۔داخلے کا گیٹ بھی بہت بڑا اور شان دار ہے۔اندر داخل ہونے کے بعد کافی دور تک چلنا پڑتا ہے۔احاطے میں ایک بہت بڑی مسجد ہے اس کا سبز گنبد دور سے نظر آتا ہے مگر آج کل اس مسجد میں بھی کام ہو رہا تھا اور گنبد کی بھی تزئین و آرائش کی جا رہی تھی۔

مسجد مولانا رومؒ کے نام سے منسوب ہے۔مسجد کے ساتھ ہی مزار میں داخلے کا گیٹ تھا۔داخل ہوتے ہی ہماری نظر ایک چھوٹی سی جگہ پر پڑی جہاں آٹھ دس قبریں تھیں۔یہ مولانا کے خاندان والوں کی تھیں۔ہر قبر کے گرد گلاب کی کیاریاں بنی ہوئی تھیں۔اس وقت بھی کیاریاں مکمل پھولوں سے بھری ہوئی تھیں۔

دائیں طرف سے بھی راستے میں پھولوں کی کیاریاں تھیں جو پھولوں سے بھری ہوئی تھیں۔چند قبریں اور بھی تھیں۔جن کے گرد پھولوں کی کیاریاں تھیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہم گلابوں کے باغات میں چل رہے ہیں ایک مسحور کن خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

اصل مزار میں داخلے کے لیے ایک اور گیٹ تھا جو کوئی دس سیڑھیاں چڑھنے کے بعد تھا۔یہ سفید پتھر کی بنی ہوئی صاف ستھری سیڑھیاں تھیں۔گیٹ کے ختم ہوتے ہی ایک بڑا صحن تھا۔

ہم بائیں طرف والے برآمدے کی سمت آ گئے۔بھاری اور اونچے ستونوں والی سفید پتھر کی شان دار عمارت کے وسیع برآمدے میں داخل ہونے سے پہلے بھی سیڑھیاں تھیں جہاں لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔کچھ سیڑھیوں پر کچھ برآمدے کے ستونوں سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔وسیع صحن زائرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور جانے کے راستے پر لائن لگی ہوئی تھی۔وہاں جوتے اتارنے کا طریقہ نہیں تھا بلکہ پیروں پر پلاسٹک کی تھیلیاں چڑھائی جاتی تھیں۔

صرف اندر جانے کے لیے لائن لگانی پڑتی تھی مگر اندر جا کر کتنی دیر وہاں رہنے پر کوئی پابندی نہیں تھی۔مولانا رومیؒ کے مزار پر ہر وقت بانسری بجتی رہتی ہے اور ان کے مزار کا حصہ بہت شان دار ہے۔پوری دیواروں،چھتوں اور ستونوں پر سنہرے اور سبز اور مختلف رنگوں سے بہت نفیس کام کیا ہوا ہے۔

مولانا رومیؒ کے بالکل برابر ان کے دوست صلاح الدین کی قبر ہے۔صلاح الدین کو کاتب رومیؒ بھی کہا جاتا ہے جو اصل نسخہ مثنوی مولانا رومؒ میں موجود ہے وہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔اسی ہال میں بہت سے تبرکات بھی زیارت کے لیے رکھے ہوئے تھے جن میں مولانا کا جبہ بھی شامل تھا۔باقی ان کے استعمال کی چیزیں تھیں،جیسے پانی پینے کا پیالہ،صراحی وغیرہ،قرآن شریف کے نسخے اور ان کی فقہ اور حدیث پر لکھی کتابیں بھی تھیں۔بعد میں ان کے ایک بیٹے نے بھی مثنوی کی کتاب لکھی تھی۔مولانا رومؒ کا اصل وطن بخارا تھا مگر آپ بلخ میں پیدا ہوئے۔

ان کا زمانہ **1373** عیسوی کا ہے۔آپ کی شہرت کا سن کر سلجوقی حکم راں کے کہنے پر اناطولیہ تشریف لے آئے۔اس زمانے میں اناطولیہ روم کہلاتا تھا تو مولانا اس نسبت سے مولانا رومؒ کہلائے۔ہم جب باہر آئے تو سامنے بڑی سی ناند میں ایک شخص وہ تھیلے جو ہم پاؤں میں پہنے ہوئے تھے وہ بڑے سے موسل سے کوٹ رہا تھا۔ہم نے بھی اپنے تھیلے اس ناند میں ڈال دیے۔دوسری طرف ایک بڑے سے کمرے میں اس زمانے کی بہت سی چیزیں تھیں اور مجسموں کی مدد سے اس وقت کے قونیہ کے ماحول کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا تھا۔یہاں پر بھی داخلہ ایک لائن لگا کر لیا جاتا تھا۔

اس کمرے کے برابر سے ہی ایک طویل راہ داری تھی جس میں برابر برابر کمرے بنے ہوئے تھے۔

یہ مولانا کا مدرسہ تھا تین طرف برآمدے تھے اور کمرے اونچی چھتوں اور گنبد والے تھے جس میں سے ایک بڑی کھڑکی باہر کی جانب اور دوسری اندر کی جانب کھلتی تھی۔بعض کمروں کے دروازے مقفل تھے۔صرف چند کمرے کھلے ہوئے جہاں مولانا اور ان کے مدرسے سے متعلق اشیاء [illegible] رکھی ہوئی تھیں۔

درمیان میں مزار اور ان کمروں کے درمیان ایک کنواں تھا۔جسے اب پاٹ دیا گیا تھا۔اس میں ایک ہینڈ پمپ لگا ہوا تھا جس کو لوگ چلا کر پانی پی رہے تھے اور اپنے بچوں کو بھی پلا رہے تھے اور ان کے منہ ہاتھ پر مل رہے تھے۔سامنے چھوٹا سا حوض تھا جس میں سکے بھی پڑے ہوئے تھے۔

ہم جب گیٹ سے واپسی کے راستے پر آ رہے تھے تو یہاں بھی ایک خوب صورت باغ تھا جو گلاب کے پودوں سے بھرا ہوا تھا۔جو راستہ اندر آنے کا تھا وہ الگ تھا اور باہر جانے کا راستہ دوسری طرف تھا،جہاں ایک اور بڑی مسجد تھی۔

یہ مسجد بھی ایک بڑے اور کشادہ میدان کے بعد بنی ہوئی تھی۔پورا میدان پختہ تھا۔عزیز کہنے لگا اماں اللہ کا شکر ہے ہمیں یہاں کوئی فقیر نہیں ملا ورنہ ہم اگر اپنے ملک میں کسی ایسی جگہ جاتے تو فقیر تو ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیتے۔اب موازنہ عزیز صاحب کر رہے تھے۔میں نے کہا بیٹا آپ نے کہا تھا اماں آپ تو ہر جگہ موازنہ کرتی ہیں اب آپ کو کیا ہوا۔فرق معلوم ہوا اصل میں یہ انتظامی معاملات ہیں۔اس کا فقیروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وہ کہنے لگا ہمارے ملک میں غربت بہت زیادہ ہے اس لیے بھی فقیر زیادہ ہیں۔میں نے کہا میرا نہیں خیال کہ غربت اس کی وجہ ہے،صرف ہم انتظامی طور پر کم زور قوم ہیں۔گیٹ پر چیکنگ بھی اتنی سخت ہے کہ کوئی غلط شخص اندر داخل نہیں ہو سکتا۔پھر چندے خیرات کا بھی کوئی سلسلہ نہیں ہے۔میں نے کہیں چندے کے بکس رکھے نہیں دیکھے۔ہمارے ملک میں تو بڑے بڑے اسٹور اور فرنچائزز والوں نے بھی چندہ باکس رکھنے شروع کر دیے ہیں۔

نماز کا وقت ہو رہا تھا۔عزیز کہنے لگا اماں آپ ادھر میرا انتظار کریں میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔میں اس مسجد کی اونچی چھت اور لمبے ستونوں والے برآمدے میں بیٹھ گئی۔وہاں بہت لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔بچے کھیل رہے تھے اور فیملی کے لوگ ٹولیوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے صرف میں ہی اکیلی تھی۔

ابھی مجھے بیٹھے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک تیس بتیس سال کی خوب صورت سی لڑکی میرے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔اس نے السلام علیکم کہا۔میں نے اس کے سوال کا جواب دیا۔میں دو قدم اونچی جگہ بیٹھی ہوئی تھی اور وہ میرے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور میرا چہرہ اس کے چہرے کے سامنے تھا۔وہ مجھے نظریں گاڑے دیکھ رہی تھی۔

میں نے اس پر ایک نظر ڈالی اور چہرہ دوسری طرف کر لیا۔عزیز نے جاتے وقت کہا تھا اماں! کسی اجنبی سے بات مت کیجیے گا۔وہ دوسری طرف آ کر کھڑی ہو گئی اور انگریزی میں کہا **We are soul sister** اب میری سمجھ میں آیا کہ کیا مسئلہ ہے۔لیکن میں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ میرے اور قریب آ کر انگریزی ٹرکش زبان میں ملا جلا کر بولی روحانی بہن **soul sister** میں کوئی فقیر نہیں ہوں مگر مجبوری ہے۔

اس لیے تم سے کچھ مدد مانگ رہی ہوں۔میں نے اتنے لوگوں میں تم کو سب سے زیادہ رحم دل پایا ہے۔اس روحانی جگہ کی برکت سے اللہ تمہاری ساری مشکلیں آسان کر دے گا۔مجھے تو دل ہی دل میں ہنسی آ گئی۔واہ کیا جملہ کہہ دیا،ہمارے تو حکم رانوں سے لے کر فقیروں تک کو مانگنے کے ایک سو ایک طریقے آتے ہیں اور یہ جملہ جو تم نے بولا ہے وہ تو ہم روز ہی سنتے ہیں۔میں تو بالکل ان جان بن گئی جیسے مجھے اس کی بات سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

میں نے اردو میں کہا کیا کہہ رہی ہو مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے۔میں نے سامنے کی طرف دیکھا وہاں تین نوجوان اسمارٹ پولیس والے کھڑے تھے وہ آپس میں بات چیت کر رہے تھے جب ہم ادھر آ رہے تھے تب یہ تینوں اسی انداز میں کھڑے تھے۔اب جس کا منہ ہماری طرف تھا وہ تسلسل ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔اب وہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا لڑکی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔لڑکی ابھی بھی کچھ کہہ رہی تھی۔اس نے پلٹ کر اسے دیکھا اور پھر تو جیسے اس کے پر لگ گئے ہوں۔وہ جس رفتار سے بھاگی ہے اس نے منٹوں میں وہ جگہ کراس کی اور نظروں سے غائب ہو گئی۔

عزیز اس وقت مسجد کے دروازے پر کھڑا جوتے پہن رہا تھا۔اس نے جو لڑکی کو بھاگتے اور پولیس والے کو میرے پاس کھڑا ہوا دیکھا تو جوتے ہاتھ میں پکڑے بھاگتا ہوا آ گیا۔

کیا ہوا اماں وہ گھبرا گیا تھا۔

پولیس والے نے عزیز سے ہاتھ ملایا اور انگریزی میں کہا:

پریشان مت ہوں۔ہم اس لڑکی کو واچ کر رہے تھے۔وہ دیر سے تمہارے پیچھے تھی، **Relex** ہم یہاں ہیں۔اگر کچھ **Help** چاہیے تو بتانا۔

عزیز نے اس کا شکریہ ادا کر کے مجھ سے پوچھا اماں کیا ہوا تھا۔میں پھر سے ان جان بن گئی۔میری سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔ہم تو اپنی پولیس سے ڈرے ہوئے لوگ تھے اگر یہ کہتا کہ چلو تھانے بیان لکھواؤ۔کچھ خرچہ پانی دو اس لڑکی کا مقصد کیا تھا،کیا آپ لوگ اس کو پہلے سے جانتے ہیں۔ہماری پولیس تو ایسے ہی سوال کرتی ہے الٹی آنتیں گلے پڑ جائیں۔

عزیز نے اس سے کہا میری ماں کی سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔وہ **ok** کرتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔اس کے جانے کے بعد عزیز نے پوچھا اماں! کیا معاملہ تھا۔میں نے پوری بات عزیز کو بتا دی اس نے شکر ادا کرتے ہوئے کہا اماں اچھا ہوا آپ نے **soul sister** کو دینے کے لیے پرس نہیں کھولا ورنہ وہ ساری رقم لے اڑتی۔ساتھ پاسپورٹ وغیرہ سب جاتے،میں تو یہ سوچ رہا ہوں اگر ایسا ہو جاتا تو کیا ہوتا؟

جب میں نے پہلی بار اس سے منہ موڑا تو وہ میرے سامنے آ گئی تھی وہ چاہ رہی تھی کہ میں اس سے آنکھیں ملا لوں۔اب جو یہ سب سوچا تو ہزاروں وسوسے،خدشات ذہن میں آنے لگے۔ہم دونوں نے لاحول پڑھی درود شریف اور جو بھی زبان اور ذہن میں آیا سب پڑھ کر پھونک لیا۔سب بھوک پیاس اڑ چکی تھی۔ہم دونوں خالی ذہن کے ساتھ کافی دیر وہاں بیٹھے رہے۔وہ تینوں پولیس والے اب وہاں نہیں تھے لیکن یہ ہمت بندھ گئی تھی کہ یہاں کی پولیس جرم روکنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ راستہ ہم جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے اس سے متصل تھا۔بس یا ٹرام سے جانے کی ضرورت نہ تھی۔سامنے ایک جوس والا بیٹھا ہوا تھا۔ہم نے وہاں سے گاجر اور اورنج کا مکس جوس پیا۔یہاں زیادہ ریڈ بلڈ مالٹے ہوتے ہیں یا موسمی ہوتی ہے۔دکان دار نے جوس نکالنے سے پہلے ہم سے پوچھا کہ اس میں گاجر مکس کر دوں ٹیسٹ بڑھ جائے گا۔واقعی اس نے موسمی ریڈ بلڈ مالٹے اور گاجر مکس کر کے بہترین جوس بنایا تھا اور خاصے بڑے ڈسپوزایبل گلاسوں میں ڈال کر دیا تھا۔

ہم جہاں بیٹھے ہوئے تھے اس میں زیادہ تر دکانیں ہینڈی کرافٹ کی تھیں جو زیادہ تر مولانا رومیؒ کے مزار کے ماڈل اور رقص درویش کے اسٹائل کی تھیں۔عزیز نے کہا اماں! میرا کہیں جانے کا دل نہیں کر رہا ہے ایسا کرتے ہیں ہوٹل چلتے ہیں۔ایسا میرا بھی دل ہو رہا تھا۔ابھی تک ہمارا ٹرپ بہت پرسکون اور شان دار رہا تھا۔ہر قدم پر راہ نمائی کرنے والے لوگ ملے تھے۔ہم نے دوست بنائے تھے اور فقیر اور اس قسم کے نوسر بازوں کی تو ہم پروا نہیں کرتے ہیں مگر عزیز کو اچھا نہیں لگا تھا۔بقول اس کے مجھے اس لڑکی کو بھاگتے اور پولیس والے کو دیکھ کر عجیب سا لگا تھا۔میں نے سوچا آخر میں اماں کو اکیلا چھوڑ کر کیوں گیا۔

میں نے کہا بیٹا! اس کا ایک ہی علاج ہے وہ ہے شاپنگ۔آؤ آج یہاں سے ہینڈی کرافٹ خریدتے ہیں اور اپنی اماں کی طرف سے پریشان مت ہو۔میں کوئی اتنی بچی بھی نہیں تھی کہ وہ مجھ سے کچھ چھین سکتی۔میں نے تو اس کی طرف منہ ہی نہیں کیا۔

ہم قونیہ کی ہینڈی کرافٹ مارکیٹ میں جو داخل ہوئے تو باہر نکلنے کا دل ہی نہیں چاہا۔کیا کیا چیزیں تھیں،خوب صورتی نفاست اور قیمت بھی مناسب تھی۔خریدا تو اتنا نہیں جتنا دیکھ لیا تھا جس دکان میں داخل ہو کوئی نئی چیز نظر آ جاتی۔مجھے تو قونیہ کی ہینڈی کرافٹ میں رقص درویش والی ٹرے بہت اچھی لگیں۔

میں نے تحفے میں دینے کے لیے لے لیں۔کچھ چھوٹے چھوٹے ماڈل تھے۔وزن کا بھی تو خیال رکھنا تھا۔آتے وقت عائشہ نے کہا تھا،اماں! میرے لیے قونیہ کی مٹھائی ضرور لائیے گا۔عنایا کو تو جیولری کا شوق ہے ایک جگہ رقص درویش کا ہار اور بندے کا سیٹ ملا تو حیرانی ہوئی اتنا باریک کام تھا۔ہیئر پن کا سیٹ تھا جس پر رقص درویش بنا ہوا تھا۔وہ انان کے لیے لیا،اسے ہیئر پن کا شوق ہے۔بس یہ خیال کیا کہ سامان بھاری نہ ہو۔اچھا خاصا وقت گزر گیا بس ذہن سے بھی سب نکل گیا مغرب کی اذان میں دیر تھی اور سورج نہیں ڈوبا تھا۔سامان بھی زیادہ بھاری نہ تھا۔

ارحان نے کہا تھا کہ مولانا رومیؒ کا راستہ گلیوں سے ہو کر بہت قریب پڑتا ہے اور بالکل ہوٹل کے سامنے نکلتا ہے۔دوسرا راستہ پہلے ایک بہت بڑی مارکیٹ پڑے گی پھر سیدھے راستے سے ہوتے ہوئے ہوٹل والی اسٹریٹ آئے گی،پھر مڑ کر ہوٹل آئے گا۔

کیا خیال ہے اماں ہم گلی سے نکلتے ہیں۔ہوٹل پہنچ کر فریش ہو کر کھانا کھانے نکلیں گے۔یہ ٹھیک ہے مجھے بھی یہ تجویز مناسب لگی۔ہم جس جگہ سے مڑے تھے وہاں خاصے ہوٹل اور دکانیں بنی ہوئی تھیں اور خاصا رش تھا مگر جیسے جیسے ہم آگے بڑھے رہائشی علاقہ شروع ہو گیا اور علاقے کی حالت دیکھ کر لگتا تھا کہ یہاں بالکل غریب لوگ رہتے ہیں۔پرانی طرز کے پلستر جھڑے چھوٹے فلیٹوں اور مکانوں کی وجہ سے اور اندھیرا سا لگ رہا تھا۔گلیاں بھی ٹیڑھی میڑھی تھیں۔کئی جگہ خالی پلاٹ بھی تھے جہاں کچرے کے ڈسٹ بن رکھے ہوئے تھے۔

اب ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہوا مگر مشکل یہ تھی ہم نے جتنا فاصلہ طے کیا تھا اتنا ہی فاصلہ طے کر کے ہوٹل بھی تھا۔اب واپس جانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

میں نے کہا عزیز جلدی جلدی چلو اور گلی کراس کر لو۔ایک جگہ کچھ ادھیڑ عمر عورتیں بیٹھی کسی بحث میں الجھی ہوئی تھیں،ان کے قریب بچے کھیل رہے تھے اور ایک سبزی کی دکان تھی جس پر ایک بوڑھا سبزی والا بیٹھا اونگھ رہا تھا۔سامنے کے خالی پلاٹ پر ایک عورت نے کچرے سے ڈھونڈ کر خالی بوتلیں جمع کی ہوئی تھیں اور وہیں بیٹھ کر ایک ایک بوتل سے بچی شراب کے قطرے حلق میں انڈیل کر حلق تر کر رہی تھی۔

میں نے عزیز سے کہا ہمارا آقا کتنا سخی ہے اپنے بندے کو کبھی مایوس نہیں کرتا،بندے کو جس چیز کی چاہ ہوتی ہے اسے ضرور دیتا ہے۔عزیز کہنے لگا،اماں! آپ بھی حد کرتی ہیں یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کی بندہ چاہ کرے اور آ دے دے۔ہاں آہی ہے،جس کو کچرے سے ڈھونڈ کر شراب پینے کی چاہت ہے جو اسے کچرے سے ضرور ملے گی اور جیسے کوئلے کی کان سے ہیرا ملنے کی چاہت ہے تو اسے ضرور ملے گا۔

اسی وقت پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز آئی۔ یہ دو پولیس والے تھے جو گلیوں میں گشت پر نکلے ہوئے تھے۔ ہمیں دیکھ کر انھوں نے ہیلو کہا اور باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ایسے پولیس والے رات کو استنبول میں بھی گشت کرتے تھے۔ انھیں دیکھ کر ہماری بھی ہمت بندھ گئی۔ ہم تو تھے ہی گلی کے سرے پر مگر یہ تو وہ جگہ ہی نہ تھی جہاں ہمارا ہوٹل تھا۔

یہاں ہم اپنے پڑاؤ کا اختتام کرتے ہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

سوریہ کمار یادو نے فٹنس ٹیسٹ پاس کرلیا، کپتان برقرار

ایم این این۔ٹی ٹوینٹی کرکٹ ٹیم کے کپتان سوریہ کمار یادو نے فٹنس ٹیسٹ پاس کرلیا ہے۔ اب وہ ۹ستمبر سے شروع ہونے والے ایشیا کپ میں ہندوستانی ٹی ٹوینٹی ٹیم کی کپتانی کریں گے۔خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کیمطابق ۴۳سالہ سوریہ کمار ۵۱رکنی ہندوستانی ٹیم کا انتخاب سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین اجیت اگرکر کے ساتھ ۹۱گست کوممبئی میں کریں گے۔سوریہ کمار کی فٹنس سے ٹیم انڈیا اور خاص طور پر سلیکشن کمیٹی کو بڑی راحت ملی ہے کیونکہ۹۱ اگست کو اس ٹورنامنٹ کے لیے ٹیم انڈیا کا اعلان ہونا ہے،ایسے میں نئے کپتان کے انتخاب کا کوئی چیلنج نہیں ہوگا اور ٹیم کی بلے بازی بھی مضبوط ہوگی۔رپورٹ میں بی سی سی آئی کے ایک ذریعے کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ سوریا، جوفٹ ہوکر واپس آرہے ہیں،ٹیم کی کمان سنبھالیں گے اور وہ سلیکشن کمیٹی کے اجلاس میں بھی شرکت کریں گے۔سوریہ کمار یادو نے جون ۵۲۰۲ء میں جرمنی کے شہر میونخ میں اسپورٹس ہرنیا (دائیں پیٹ کے نچلے حصے) کی سرجری کرائی تھی۔اس کے بعد،انہوں نے بنگلور میں سینٹر آف ایکسیلنس (سی او ای) میں اپنا بحالی پروگرام مکمل کیا اور اب انہیں مکمل طور پر فٹ قرار دیا گیا ہے۔ انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) ۵۲۰۲ء کا سیزن ختم ہونے کے بعد وہ ایک ماہر سے مشورہ کرنے کیلئے برطانیہ بھی گئے۔ سرجری کے بعد سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے ہوئے انہوں نے لکھا''لائف اپ ڈیٹ، پیٹ کے نچلے دائیں حصے میں اسپورٹس ہرنیا کی سرجری ہوئی۔ سرجری آسانی سے ہوئی اور میں صحت یاب ہورہا ہوں۔ امید ہے کہ جلد ہی میدان میں واپس آوں گا۔ آئی پی ایل ۵۲۰۲ میں دوسرے سب سے زیادہ رن بنانے والے سوریہ کمار یادیو نے ممبئی انڈینز کے لیے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔انہوں نے سیزن میں ۱۷ے رن بنائے اور ممبئی انڈینز کے لیے ایک سیزن میں ۶۰۲ سے زیادہ رن بنانے والے سچن تنڈولکر کے بعد دوسرے بلے باز بن گئے۔ وہ پورے ٹورنامنٹ میں دوسرے سب سے زیادہ رن بنانے والے کھلاڑی تھے، وہ پورے ٹورنامنٹ میں دوسرے سب سے زیادہ رن بنانے والے کھلاڑی تھےصرف گجرات ٹائٹنز کے سائی سدرشن (۷۵۹ رن) ان سے آگے تھے۔ ہندوستان، پاکستان،عمان اور یواے ای کو ایک ہی گروپ میں رکھا گیا ہے۔گروپ بی میں سری لنکا، بنگلہ دیش،افغانستان اور ہانگ کانگ شامل ہیں۔گروپ کی تمام ٹیمیں ایک دوسرے سے ایک ایک میچ کھیلیں گی۔ہندوستان کا مقابلہ ۱۰ستمبر کو یو اے ای، ۴۱ کو پاکستان اور ۹۱ کو عمان سے ہوگا۔ اگر ہندوستان اور پاکستان سپر ۴ مرحلے میں جگہ بنا لیتے ہیں تو دونوں ٹیمیں ایک بار پھر ۱۲ستمبر کو آمنے سامنے ہوں گی۔ٹورنامنٹ کا فائنل ۸۲؟ ستمبر کو کھیلا جائے گا۔اگر ہندوستان اور پاکستان سپر۴ مرحلے میں سرفہرست رہتے ہیں تو ٹورنامنٹ میں دونوں کے درمیان تیسرا میچ بھی ہوسکتا ہے۔ اجیت آگرکر کی سربراہی میں سینئر سلیکشن کمیٹی منگل کو میٹنگ کرے گی۔سوریہ کی واپسی سے جہاں ان کی مشکلات میں کچھ کمی آئی ہے وہیں یہ سوال اب بھی باقی ہے کہ کیا اسٹار بلے باز اور ٹیسٹ ٹیم کے کپتان شبھمن گل کو موقع دیا جائے گا؟ خیال کیا جارہا تھا کہ اگر سوریہ کمار یادو فٹ نہیں ہیں تو گل کو بطور کپتان ٹیم میں شامل کیا جا سکتا ہے لیکن اب ان کا انتخاب بھی فی الحال یقینی نظر نہیں آرہا ہے

ہند پاکستان میچ سے براڈ کاسٹرس کو فائدہ

ایم این این۔ایشیا کپ ۹ستمبر ۵۲۰۲ء سے شروع ہونے جارہا ہے اور ہمیشہ کی طرح اس ٹورنامنٹ کا سب سے زیادہ انتظار ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہوگا۔دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی ایک طویل تاریخ ہے اور حال ہی میں پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد اس میں اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان کو پاکستان کے ساتھ میچوں کا بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن اب یہ تقریباً ناممکن نظر آتا ہے۔میدان سے باہر کی ان کشیدگیوں نے ہندوستان اور پاکستان کے میچوں کی طرف بھی کافی توجہ مبذول کروائی ہے اور براڈ کاسٹرس نے گزشتہ برسوں میں اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق سونی پکچرز نیٹ ورکس انڈیا نے ہندوستان کے ایشیا کپ کے میچوں کے دوران اشتہارات کے لیے۴۱ سے ۶۱ لاکھ روپے کی بھاری قیمت مقرر کی ہے۔ اس میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک ہائی پروفائل میچ بھی شامل ہے۔سونی پکچرز نیٹ ورکس انڈیا نے ۱۳۰۲ء تک ایشیا کپ کے میڈیا حقوق ۱۷۰ ملین ڈالرس میں حاصل کر لیے ہیں۔ لہذا، ٹورنامنٹ سونی اسپورٹس نیٹ ورک پر نشر کیا جائے گا اور سونی لائیو پر نشر کیا جائے گا۔نوین کھیمکا،صدر، کلائنٹ سالیوشنز، ڈبلیو پی پی میڈیا، کا حوالہ دیتے ہوئے اکنامک ٹائمز نے کہا کہ''ایشیا کپ کی اچھی مانگ ہوگی کیونکہ یہ پری فیسٹیو سیزن میں منعقد ہوتا ہے

سنر سنسناٹی اوپن کے فائنل میں داخل

ایم این این۔عالمی نمبرون یانک سنر نے اپنی ۴۲ویں سالگرہ پر سنسناٹی اوپن میں شاندار فتح سے منائی۔ انہوں نے سیمی فائنل میں فرانسیسی کوالیفائر ٹیرینس اٹمان کو ۶۔۷، ۲۔۶ کے اسکور سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنائی۔ اب فائنل میں سنر کا مقابلہ ہسپانوی اسٹار کارلوس الکاراز سے ہوگا جنہوں نے دوسرے سیمی فائنل میں الیگزینڈر زیوریو کو ۳۔۶، ۴۔۶ کے اسکور سے شکست دی۔ سنر اور الکاراز کے درمیان اب تک ۳۱ میچ کھیلے جا چکے ہیں۔اس میں الکاراز نے ۸مرتبہ کامیابی حاصل کی ہے جبکہ سنر نے ۵مرتبہ کامیابی حاصل کی ہے۔ہسپانوی اسٹار کارلوس الکاراز نے سنسناٹی اوپن میں بیمار الیگزینڈر زیوری کو شکست دے کر مسلسل ۷ویں مرتبہ ٹور لیول کے فائنل میں رسائی کی۔ ہفتے کی رات کھیلے گئے سیمی فائنل میچ میں الکاراز نے جرمنی کے بیمار کھلاڑی کو ۳۔۶، ۴۔۶ کے اسکور سے شکست دی۔اس جیت نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ٹورنامنٹ کے ٹائٹل میچ میں الکاراز کا مقابلہ اٹلی کے یانک سنر سے ہوگا۔افتتاحی سیٹ کا فیصلہ الکاراز کی شاندار کارکردگی سے ہوا۔لیکن پسینے میں بھیگے زیوریو کو دوسرے سیٹ میں جسمانی طور پر جدوجہد کرنا پڑی۔ جمعہ کو بین شیلٹن کے خلاف کوارٹر فائنل میں شاندار جیت کے دوران فزیو سے علاج کروانے والے جرمن کھلاڑی کو دوسرے سیٹ میں ۱۔۲ کے اسکور پر میڈیکل ٹائم آوٹ کے لیے کورٹ سے باہر جانا پڑا اور باقی میچ میں ان کی حالت واضح طور پر کمزور تھی۔میچ کے بعد الکاراز نے کہا کہ''کسی ایسے شخص کے خلاف کھیلنا کبھی آسان

سلمان خان کے ساتھ کام کرنا آسان'' نہیں ہے: اے آر موگاداس

ایم این این۔سلمان خان کی آخری ریلیز''سکندر'' کا مداحوں کو بڑی بے صبری سے انتظار تھا لیکن یہ باکس آفس پر بری طرح ناکام ہوئی۔گزشتہ ماہ فلم کے ہدایت کار اے آر موگاداس نے اس کی ناکامی کے بارے میں کھل کر کہا تھا کہ وہ ہندی زبان پر گرفت نہ ہونے کی وجہ سے فلم میں کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو معذور محسوس کررہے تھے۔ اب، ایک نئے انٹرویو میں، انہوں نے سلمان خان جیسے سپر اسٹار کے ساتھ کام کرنے کے بارے میں کہا کہ یہ'' آسان'' نہیں تھا۔انہوں نے والائی پیچو واکس کو بتایا کہ''اسٹار کے ساتھ شوٹنگ کرنا آسان نہیں ہے۔ دن کے مناظر بھی ہمیں رات کو شوٹ کرنے پڑتے ہیں کیونکہ وہ رات ۸ بجے ہی سیٹ پر آتے تھے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو صبح سویرے ہی شوٹنگ کے عادی ہیں،لیکن وہاں (بالی ووڈ،سلمان خان) چیزیں اس طرح نہیں چلتی ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ سلمان خان اگرچہ دن کی شوٹنگ کیلئے سیٹ پر پہنچ جاتے تھے لیکن جب وہ مکمل طور پر تیار ہو کر سیٹ پر پہنچتے تھے، ان کے ساتھی اداکار تھک جاتے تھے۔اگر ایک سین میں چار بچے ہوتے

انڈیا اے نے آسٹریلیا ویمن کو یکروزہ سیریز میں مات دی

ایم این این۔ٹالیا میک گرا (۳وکٹوں) کے بعد الیسا ہیلی (ناٹ آوٹ ۱۳۷رن) اور ٹالیا ولسن (۹۵رن) کی شاندار کارکردگی کی بدولت آسٹریلیا اے ویمنز ٹیم نے ہندوستان اے کو۱۳۳ گیندیں باقی رہ کر۹ وکٹ سے شکست دے کر اتوار کو تیسرے ون ڈے میں ۳وکٹ سے سیریز اپنے نام کرلی۔ ہندوستان اے نے یہ سیریز ۱۔۲ سے جیت لی۔ ۲۱۷رن کے ہدف کے تعاقب میں آسٹریلیا اے کے لیے ٹالیا ولسن اور ایلیسا ہیلی کی اوپننگ جوڑی نے شاندار آغاز کیا اور پہلے وکٹ کے لیے۱۳۷رن جوڑے۔ ۱۷ویں اوور میں رادھا یادو نے ۱۵ گیندوں پر ۹۵ رن بنا کر ٹالیا ولسن کو آوٹ کر کے انڈیا اے کو پہلی کامیابی دلائی۔ اس کے بعد بیٹنگ کے لیے آنے والی ریچل ٹرینا مین نے ایلیسا ہیلی کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے۵۸ رن کی ناٹ آوٹ شراکت کی اور ان کی ٹیم نے۲۷ء ۵ اوور میں ایک وکٹ کے نقصان پر۲۲۲ رن بنا کر میچ ۹وکٹ سے جیت لیا۔

عرفان پٹھان کے سنسنی خیز انکشافات، کئی راز کھولے

ایم این این۔ٹیم انڈیا کے سابق آل راونڈر عرفان پٹھان نے نیوز چینل للن ٹاپ کو انٹرویو دیتے ہوئے کئی سنسنی خیز انکشافات کیے ہیں اور کئی رازوں سے پردہ اٹھایا ہے جس سے کرکٹ کے گلیاروں میں ہلچل مچنا یقینی ہے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران ٹیم سے ڈراپ کئے جانے سے لے کر دھونی کے کردار، کمنٹری سے ہٹائے جانے کی وجہ اور شاہد آفریدی کو نچلا بٹھانے کی بابت ہر موضوع پر گفتگو کی۔سینئر پلیئر کا عدم تحفظ عرفان نے اپنے کیریئر کے ابتدائی دنوں کا ایک حیران کن واقعہ بیان کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ ٹیم کے ایک سینئر کھلاڑی نے محض بیٹنگ آرڈر تبدیل کرنے اور انہیں پہلے کھیلنے بھیجنے پر نہ صرف سخت ناراضگی کا اظہار کیا تھا بلکہ اس کی وجہ سے ان کے ساتھ بدسلوکی بھی کی تھی۔ عرفان نے بتایا کہ جب انہیں ایک اہم میچ میں نمبر تین پر بیٹنگ کے لیے بھیجا گیا، تو ایک سینئر کھلاڑی اس فیصلے پر شدید برہم ہوگیا۔عرفان کے مطابق اس کھلاڑی کا خیال تھا کہ وہ ان سے زیادہ بہتر بلے باز ہے اور اسی بنیاد پر اس نے نہ صرف اعتراض کیا بلکہ غصے میں آکر عرفان کی ٹی شرٹ بھی پکڑ لی تھی۔ عرفان کے مطابق میں اس وقت بہت نوجوان تھا،ٹیم میں جونیئر بھی تھا اور اس کھلاڑی کی دل سے عزت کرتا تھا، اس لیے کچھ نہ کہہ سکا۔ بات صرف اتنی تھی کہ مجھے نمبر تین پر بھیجا گیا اور انہوں نے اس بات کا برا مان لیا۔ان کا خیال تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ اچھی بیٹنگ کرسکتے ہیں اور ایسا تھا لیکن ٹیم ضرورت کے مطابق مجھے آگے بھیج رہی تھی۔ عرفان پٹھان نے کہا کہ یہ واقعہ سری لنکا یا پاکستان کے خلاف کسی سیریز کے دوران پیش آیا تھا، تاہم انہوں نے میچ کی نشاندہی یا کھلاڑی کا نام ظاہر کرنے سے گریز کیا۔ اپنے انٹرویو میں عرفان نے واضح الفاظ میں یہ بھی کہا کہ متعلقہ کھلاڑی ہندوستان کے معروف لیجنڈس سچن تنڈولکر، راہل دراوڑ، وریندر سہواگ، وی وی ایس لکشمن یا سوروگانگولی — میں سے کوئی نہیں تھا۔عرفان نے کہا کہ میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ وہ دادا (سورو گانگولی) نہیں تھےکیوں کہ وہ تو ہمیشہ نوجوان کھلاڑیوں کے لئے اپنی پوزیشن قربان کرنے کو تیار رہتے تھے اور نہ دیگر کوئی لیجنڈ کھلاڑی تھا۔ بہت پوچھنے پر بھی عرفان نے نام ظاہر نہیں کیا۔ اپنے زمانے کیبہترین آل راونڈرس میں شمار ہونیوالے عرفان پٹھان نے کہا کہ کرکٹ میں نہ دوستی مستقل ہوتی ہے اور نہ دشمنی،یہ ایک پروفیشنل کھیل ہے،بعض اوقات ایسی باتیں بھی ہوجاتی ہیں

بودھنا سیوانندن گرینڈ ماسٹر کوشکست

دیکر سب سے کم عمر خاتون شطرنج کھلاڑی بن گئیں

ایم این این۔محض ۱۰ برس کی برطانوی لڑکی نے شطرنج کے گرینڈ ماسٹر کو شکست دے کر سب سے کم عمر خاتون کھلاڑی بننے کی تاریخ رقم کی ہے۔ شمال مغربی لندن سے تعلق رکھنے والی بودھنا سیوانندن نے حال ہی میں لیورپول میں برطانوی شطرنج چیمپئن شپ کے فائنل راونڈ میں ۶۰سالہ تجربہ کار گرینڈ ماسٹر پیٹ ویلز کو شکست دی۔ بین الاقوامی شطرنج فیڈریشن (ایف آئی ڈی ای) کے مطابق ۱۰ سال، پانچ ماہ اور تین دن کی عمر میں، بودھنا سیوانندن نے امریکی کیریسا یپ کا ریکارڈ توڑ دیا، جو ۱۰ سال، ۱۱ماہ اور ۲۰ دن کی تھی جب اس نے ۹۱۰۲ء میں ایک گرینڈ ماسٹر کو شکست دی تھی۔ سیوانندن نے اب خاتون بین الاقوامی ماسٹر کا درجہ حاصل کرلیا ہے جو خواتین کے گرینڈ ماسٹر ٹائٹل سے ایک درجے نیچے ہے۔واضح رہے کہ شطرنج میں سب سے بڑا ٹائٹل گرینڈ ماسٹر ہوتا ہے۔

پرائم ویڈیو کی''راکھ'' میں علی فضل پولیس کا کردار ادا کریں گے

ایم این این۔امیزون پرائم ویڈیو کی ویب سیریز''مرزاپور'' میں گڈو بھیا نامی گینگسٹر کا کردار ادا کرنے والے علی فضل پرائم ویڈیو کی''راکھ'' میں پولیس اہلکار کے کردار میں نظر آئیں گے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ''راکھ'' کی ہدایتکاری کے فرائض پروسیت رائے انجام دیں گے جنہوں نے''پاتال لوک'' کے پہلے سیزن کی بھی ہدایتکاری کی تھی۔ انہوں نے سیریز میں ہاتھی رام کا کردار ادا کرنے والے جے دیپ اہلاوت کو شہرت کی بلندی پر پہنچا دیا تھا۔سوشل میڈیا پر''راکھ'' کا اعلان کرتے ہوئے پرائم ویڈیو نے لکھا کہ''انصاف راکھ

مانچسٹر سٹی نے نئے سیزن کا دھواں دھار آغاز کیا

ایم این این۔نئے کھلاڑی تیجانی رینجنڈرس اور ریان چرکی نے پیپ گارڈیالا کی اصلاح شدہ ٹیم کے لیے پہلا گول کیا۔اس جیت سے امید ہے کہ یہ پچھلے سیزن کے مقابلے اچھی کارکردگی کی جانب پہلا قدم ہے۔ارلنگ ہالینڈ نے گول کے ساتھ اور مانچسٹر سٹی فٹبال کلب نے کامیابی کے ساتھ انگلش پریمیر لیگ کے نئے سیزن کا آغاز کیا۔ مانچسٹر سٹی نے پریمیر لیگ ۲۶۔۵۲۰۲ء کی مہم کا آغاز سنیچر کو والووفٹبال کلب کے خلاف ۰۔۴ گول سے کامیابی کے ساتھ کیا۔ ٹیم میں شامل ہونے والے نئے کھلاڑی تیجانی رینجنڈرس اور ریان چرکی نے پیپ گارڈیالا کی نئی ٹیم کے لیے اپنا پہلا گول کیا۔اس سے ٹیم کو امید ہے کہ اس سیزن میں ٹیم چمپئن شپ پر قابض ہوجائے گی۔ ہالینڈ، جنہوں نے انگلینڈ کی ٹاپ لیگ میں اپنے اسپیل کے دوران چاروں سیزن کے افتتاحی کھیلوں میں گول کیے ہیں، نے ۴۳ ویں منٹ میں اس وقت گول کیا جب ریجنڈرس نے گیند کو ریکو لیوس کے پاس پہنچایا، اس سے ناروے کے کھلاڑی کو گول کرنے میں آسانی ہوگئی۔ ریجنڈرس نے ۳منٹ بعد دوسرا گول کیا جب آسکر بوب، جو ٹوٹی ہوئی ٹانگ کے ساتھ پچھلے سیزن کا بیشتر حصہ گنوا بیٹھے تھے، نے ڈچ مڈفیلڈر کوسیٹ کرنے سے پہلے کمزور پاس پر اچھال دیا، جس نے گیند کو دور کونے میں پھینک دیا۔سٹی میں اپنے پہلے دوسیزن میں پریمیر لیگ کے سب سے زیادہ اسکورر ہالینڈ نے ۲۱ویں منٹ میں اپنا دوسرا گول کیا۔ہالینڈ کو دوسرے ہاف کے وسط میں چرکی کے متبادل کے طور پر باہر جانا پڑا جس سے ان کی ہیٹ ٹرک کی امید ختم ہوگئی۔عرکی نے ۱۸منٹ کے بعد سٹی کے لیے سیزن

ایشیا کپ شبھمن گل اور یشسوی جیسوال کے ٹیم سے باہر ہونے کا امکان

ایم این این۔ایشیا کپ ۵۲۰۲ء کے لیے ہندوستانی ٹیم کا انتخاب ۱۹اگست ۵۲۰۲ء کو کیا جائے گا،مردوں کی نیشنل سلیکشن کمیٹی کا اجلاس اجیت اگرکر کی زیر صدارت ہوگا۔اس اجلاس میں ٹیم کے لیے سخت اور اہم فیصلے کیے جائیں گے۔ حال ہی میں ٹیم کے کپتان سوریہ کمار یادو نے مکمل فٹ ہونے کے بعد ٹیم کو جوائن کیا ہے۔انہوں نے اپنی سرجری کے بعد فٹنس ٹیسٹ بھی پاس کرلیا ہے جو ٹیم کے لیے بڑی راحت ہے۔گل اور جیسوال کے ٹیم سے باہر ہونے کا امکان ٹیم سلیکشن میں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا شبھمن گل اور یشسوی جیسوال کو ٹیم میں جگہ ملے گی یا نہیں۔ اطلاعات کے مطابق سلیکشن کمیٹی اس بار ان دونوں بڑے ناموں کو ٹیم سے باہر رکھنے کا منصوبہ بنارہی ہے۔ شبھمن گل اور یشسوی جیسوال دونوں نوجوان کھلاڑی ہیں اور انہیں ہندوستانی ٹیم کے مستقبل کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے لیکن اس بار سلیکٹرس ان کی جگہ تجربہ کار کھلاڑیوں کو ٹیم میں شامل کرنے کی طرف مائل ہیں۔

ٹی ٹوینٹی ایشیا کپ کیلئے ٹیم میں ہاردک پانڈیا کے علاوہ دوسرا آل راونڈر کون ہوگا

ایم این این۔ایشیاء کپ ٹی ٹوینٹی فارمیٹ میں اگلے ماہ کھیلا جانے والا ہے۔ ٹی ٹوینٹی کرکٹ کو آل راونڈرز کا کھیل کہا

اتر ریلوے

Expression of Interest

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر،فیروزپور ڈویژن، اتر ریلوے، غیر۔میلہ دنوں میں ریلوے سٹیشن سلطان پور لودھی میں میلہ وینڈنگ کے آپریشن، رینوویشن اور رکھ رکھاؤ کیلئے Expression of Interest طلب کرتا ہے۔ خواہشمند پارٹیوں سے درخواست ہے کہ ریلوے سٹیشن/جگہ/ایریا کا دورہ کر کمائی کے امکانات سے واقف ہوں اور اپنے خیالات کو مفصل تجویز کے ساتھ 15-09-2025 تک اس دفتر میں پیش کریں۔ پارٹیوں کے ذریعہ پیش خیالات پر آخری فیصلہ ریلوے انتظامیہ کے ذریعہ لیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے برائے مہربانی اتر ریلوے کی ویب سائٹ https://nr.indianrailways.gov.in/ پر دیکھیں یا سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر آفس، اتر ریلوے،ڈی آر ایم آفس، فیروزپور کینٹ کے دفتر میں دفتری اوقات کار کے دوران کسی بھی کاروباری دن میں رابطہ کریں۔

No. NR.FZR0COML(NFR)/4/2024 Date: 14/08/2025

2512/25 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اسلام میں عورت کا حقِ میراث

تحریر۔۔۔۔
عائشہ ارشاد

عورتوں کو میراث، تعلیم، صحت، اور برابری کے حقوق فراہم کرنے کیلئے معاشرتی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ان کو سماج میں اپنے تناسب کے اعتبار سے مکمل شرکت دینی چاہئے تاکہ ان کا تعلق پورے معاشرتی نظام کے ساتھ قائم ہو۔ حق میراث عورت کا بنیادی حق ہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی خواتین کی اکثریت کو ان کے حق کے مطابق وراثت میں حصہ نہیں ملتا۔ وہ لوگ جو بے خیالی میں یا جان بوجھ کر عورت کو حق وراثت سے محروم کر کے حرام مال کی جانب جا رہے ہیں، انھیں اس گناہ سے بچنا چاہیے۔

دورِ جاہلیت میں اہل عرب مختلف قبیلوں اور طبقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ وراثت میں ان کے ہاں چھوٹے بچوں اور عورتوں کا کوئی حصہ نہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جہاں شرک و کفر کا خاتمہ ہوا اور دیگر تمام باطل رسموں کی اصلاح ہوئی، وہیں یتیموں کے مال اور عورتوں کے حقوق و میراث کے سلسلے میں بھی تفصیلی احکامات نازل ہوئے۔

اسلام سے قبل دنیا کی مختلف تہذیبوں اور معاشروں کا جائزہ لیں اور عورت کی حیثیت کو پہچاننے کی کوشش کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ عورت بہت مظلوم اور معاشرتی و سماجی عزت و احترام سے محروم تھی۔ اسے تمام برائیوں کا سبب اور قابل نفرت تصور کیا جاتا تھا۔ یونانی، رومی، ایرانی اور زمانہ جاہلیت کی تہذیبوں اور ثقافتوں میں عورت کو ثانوی حیثیت سے بھی کمتر درجہ دیا جاتا تھا۔

درحقیقت عورت کی عظمت، احترام اور اس کی صحیح حیثیت کا واضح تصور اسلام کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔ اسلام نے عورت کو مختلف نظریات و تصورات کے محدود دائرے سے نکال کر بحیثیت انسان، مرد کے برابر درجہ دیا۔ چوں کہ زمانے کا رواج میراث میں عورتوں کو نظرانداز کرنے کا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عورتوں کے حقوق کا ذکر خصوصیت سے کیا۔

ان میں ایک عظیم احسان یہ ہے کہ اسلام نے خواتین کو میراث کا حق دیا ہے۔ میراث اس مال کو کہتے ہیں جو مرنے والا بطور ترکہ چھوڑ کر جاتا ہے۔

اسلام نے مردوں کی طرح عورت کا بھی میراث میں حصہ متعین فرما کر عورت کی بڑی تکریم کی۔ زمانہ جاہلیت میں عورت حقِ میراث سے محروم تھی بلکہ وہ خود ہی سامانِ میراث تھی۔ عرب کے لوگ عورت کو بھی اپنی وراثت کا حصہ سمجھتے تھے، جس سے قرآن نے منع کیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "ایمان والو! تمھیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو" [النساء :19]

معاشرے میں خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کی ایک اہم وجہ وراثت کی ادائیگی کی اہمیت اور عدم ادائیگی کے گناہ سے ناواقفیت بھی ہے۔ علمائے دین اور مذہبی طبقہ کو بالخصوص اس کے متعلق آگاہی دینی چاہیے۔ لوگوں کو بتانا چاہیے کہ قرآن مجید میں وارثوں کا حق ادا نہ کرنے والوں کے لیے کتنے شدید عذاب کی وعید ہے۔

بعض لوگ ملک کے قانون میں اپنے مطلب کے راستے تلاش کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ترجمہ: یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ [سورہ النساء:13، 14]

عورت کا وراثت میں حق اگر مرد کے قبضہ میں ہے تو وہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوتا ہے پھر چاہے عورت بہن ہو، بیٹی ہو، ماں ہو یا پھر بیوی، اس امانت کو عورت کو پہنچا کر ہی خیانت سے بچا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد ہے: ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمھیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ" [النساء :58]

کچھ لوگ عورت کو مرد کا تابع سمجھتے ہیں اور کسی بھی جگہ پر عورت کو ملکیت کا حق دینے کے قائل نہیں ہوتے۔ جبکہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ: ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ" [النساء :29] اس آیت میں شوہر کو بھی بیوی کا مال بغیر اجازت خرچ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس سے عورت کا حق ملکیت واضح ہو جاتا ہے۔

اسلام کا قانونِ وراثت عورت کے حق کی تنصیف یا تخفیف نہیں بلکہ حسن معاشرت و معیشت کے قیام کے تصور پر مبنی ہے۔ عورت کا حصہ تقسیمِ وراثت کی اکائی ہے، آپ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور فرمائیں: ترجمہ: "لڑکے کو دو لڑکیوں جتنا حصہ ملے گا۔" [النساء :11] متذکرہ بالا آیت مبارکہ کے الفاظ پر غور تقسیمِ میراث کے بنیادی پیمانے کو واضح کرتا ہے۔

یہاں مرد و عورت کا حصہ وراثت بیان کرتے ہوئے عورت کے حصے کو اکائی قرار دیا گیا کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصوں کے برابر ہے۔

یہ نہیں کہا گیا کہ ایک عورت کا حصہ مرد کے نصف حصہ کے برابر ہے بلکہ تقسیم میراث کے نظام میں عورت کے حصہ کو اساس اور بنیاد بنایا گیا اور پھر تمام حصوں کے تعین کے لئے اسے اکائی بنایا گیا۔ گویا میراث کی تقسیم کا سارا نظام عورت ہی کے حصہ کی اکائی کے گرد گھومتا ہے جو درحقیقت عورت کی تکریم و وقار کے اعلان کا مظہر ہے۔

دوسری بات یہ کہ وراثت میں عورت کا حصہ مرد کے مقابلے میں نصف رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو نفقہ اور مہر کے حقوق حاصل ہیں جن سے مرد محروم ہے۔ عورت کا نفقہ صرف اس کے شوہر ہی پر واجب نہیں بلکہ شوہر نہ ہونے کی صورت میں باپ، بھائی، بیٹے یا دوسرے اولیا پر اس کی کفالت واجب ہوتی ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ پر جاہلیت کی رسوم کے خلاف اسلام کے امتیازی قانون کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے: "مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ تھوڑا ہو یا بہت، اور یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔" [النساء:7]

ان تمام حوالوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو حقوق کسی بھی مخلوق کے لیے اللہ نے رکھ دیئے ہیں ان کی نفی کوئی نہیں کرسکتا۔ علاج یہی ہے کہ مسلمان خاص کر عورتیں علم دین حاصل کریں، بصیرت کے ساتھ زندگی گزاریں، دین کا بنیادی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، میراث کا تعلق ہر مسلمان سے ہے۔

لہٰذا اس کا علم عوام تک پہنچانا اہل علم کی ذمہ داری ہے۔ خطباتِ جمعہ، دروس، اجتماعات، دینی اجتماع، نجی مجلسیں، عوامی محفلوں اور سوشل میڈیا پر اس کا چرچا ہونا چاہیے۔ تاکہ عوام اس کی اہمیت کو سمجھے۔ لوگوں پر لازم ہے کہ میراث کے سلسلے میں من مانی کرنے کے بجائے اہلِ علم سے مسئلہ معلوم کریں اور اسی کی روشنی میں میراث تقسیم کریں، اور اللہ سے ڈرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ناجائز طریقے سے مال کمانے اور کھانے سے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہر قسم کے حرام مال سے بچیں اور یاد رکھیں کہ دنیا و آخرت کی سعادت و کامیابی اور جنت انہیں کو ملے گی جو نیکی کی راہ پر چلتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں۔

اللہ ہم سبھی کو میراث کی تقسیم میں شریعت کی اتباع کی توفیق بخشے، اور ناجائز کمائی اور اس کی برائی سے محفوظ رکھے، تاکہ عورتوں کو ان کا حق میراث مل سکے اور وہ ایک خوش حال زندگی گزار سکیں۔ (آمین)

ایک آمر شہنشاہ کائنات کے دربار میں پیش

تحریر۔۔۔۔
اشفاق اللہ جان ڈاگیوال

سابق آرمی چیف اور آمر جنرل پرویز مشرف دار فانی سے کوچ کرگئے اور تمام جہانوں کے شہنشاہ کی عدالت میں پیش ہوچکے ہیں۔ وہ ایک طویل عرصے سے خود ساختہ جلا وطنی اختیار کیے ہوئے تھے جہاں ایک خطرناک بیماری نے انہیں آن جکڑا اور وہ اسی بیماری سے لڑتے لڑتے 79 سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔

جنرل مشرف پاکستان کی سیاسی تاریخ کے متنازع ترین کردار رہے ہیں، ان کا دور بے شمار حوالوں سے تنازعات سے بھرا پڑا ہے۔ جس وقت ان کا انتقال ہوا وہ پاکستانی عدالتوں کو مطلوب بھی تھے۔

وہ آئین کو اپنے پاؤں تلے روند کر اقتدار تک پہنچے اور ایک منتخب وزیراعظم نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹا۔ انھوں نے دوبارہ آئین توڑا جس پر انھیں آئین شکن کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ان کے دورِ اقتدار کے دوران ہی نائن الیون کا واقعہ ہوا۔ امریکا اس خود ساختہ واقعہ کے ذمے داروں کی تلاش میں اس خطے میں آن پہنچا۔

اس کا ہدف افغانستان میں موجود ملا عمر کی سربراہی میں طالبان کی حکومت تھی۔ وہشت گردی کے خلاف اس نام نہاد جنگ میں امریکا نے ایک آزاد ملک افغانستان پر حملہ کرنے کے لیے پاکستان سے تعاون مانگا تو جنرل مشرف اس حکم کے آگے ڈھیر ہوگئے اور پرائی جنگ کو کھینچ کر پاک سرزمین تک لے کر آئے۔

مشرف کے تعاون سے امریکا نے افغانستان پر حملہ کیا وہاں کی حکومت کو ختم کیا اور اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا ڈالی۔ بیس سال تک وہ نیٹو کی چھتری تلے افغانستان میں خون کی ہولی کھیلتا رہا۔

اس جنگ میں امریکا نے ایک ہزار ارب ڈالر خرچ کیے اور لاکھوں افغان مسلمان اس میں شہید ہوئے۔ جب یہ لڑائی پاکستان کے گلی کوچوں تک پہنچی تو ستر ہزار سے زائد پاکستانیوں کو بھی نگل گئی اور اب تک یہ جنگ جاری ہے۔

عافیہ صدیقی سمیت نجانے کتنے پاکستانیوں کو مشرف نے امریکا کے حوالے کیا۔ یہ جنرل پرویز مشرف ہی کا تحفہ ہے جو آج بھی قوم کے گلے میں دہشت گردی کی صورت پڑا ہوا ہے۔

جنرل مشرف نے اپنے اہداف کی راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو طاقت کے ذریعے ہٹایا۔ پرو پاکستان بلوچ لیڈر نواب اکبر بگٹی، محترمہ بے نظیر بھٹو جیسے لیڈران ان ہی کے دور میں شہید ہوئے اور ان کے خون کی چھینٹیں ان کے دامن پر گریں۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس افتخار چوہدری کو معزول کردیا، اس فیصلے کے خلاف وکلاء تحریک چلی اور ملک بھر میں مظاہرے پھوٹ پڑے، جس کے بعد سپریم جوڈیشل کونسل نے چیف جسٹس افتخار چوہدری کو بحال کردیا تاہم جنرل مشرف نے **3 نومبر 2007** کو ملک میں ایمرجنسی نافذ کرتے ہوئے آئین معطل کردیا۔

سابق صدر جنرل پرویز مشرف پر مارچ **2014** میں **3 نومبر 2007** کو آئین معطل کرنے پر غداری کے مقدمے میں فرد جرم عائد کی گئی تھی، **17 دسمبر 2019** کو خصوصی عدالت نے پرویز مشرف کو سنگین غداری کیس میں سزائے موت سنائی، جسے بعد میں ختم کردیا گیا اور فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

جنرل پرویز مشرف ایک آزاد خیالات کے مالک تھے اور آزاد معاشرہ ان کی خواہش تھی اس مقصد کے لیے انھوں نے نصاب بدلے۔ میراتھن ریس کے نام پر مردوں اور عورتوں کی مخلوط دوڑ کا بندوبست کرایا جاتا رہا۔ پاکستان کے اسلام پسند طبقات کے لیے یہ سب کچھ ناقابل قبول تھا۔ جب گوجرانوالہ میں ایسی ہی مخلوط ریس کا اہتمام کیا گیا تو علماء میدان میں آگئے۔

اس وقت جے یو آئی کے گوجرانوالہ سے ایم این اے قاضی حمید اللہ رحمہ اللہ نے بڑھ کر اس ریس کو روکا، اس لڑائی میں ان کے ایک بیٹے کی آنکھ بھی ضایع ہوئی۔ مشرف کی ان پالیسیوں پر مذہبی طبقہ دل گرفتہ تھا خصوصاً علماء اضطراب کا شکار تھے۔

لال مسجد کے علما اور طلباء ایسے ہی اقدامات کے خلاف میدان میں آگئے جن کے خلاف طاقت کا بدترین استعمال کیا گیا۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ آپریشن پاکستان کی تاریخ کا دل دہلا دینے والا سانحہ ہے۔

مشرف کی وفات پر سب سے سخت ردعمل لال مسجد کے سابق خطیب مولانا عبدالعزیز کی طرف سے آنے کی توقع تھی کیونکہ اس آپریشن میں سب سے زیادہ وہ متاثر ہوئے تھے لیکن ان کا جو بیان سامنے آیا عقل دنگ رہ گئی۔ مولانا کا بیان من و عن قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ بعد از حمد و ثنا مولانا عبدالعزیز نے کہا کہ "آج تقریباً نو دس بجے کے قریب اطلاع ملی کہ جنرل پرویز مشرف صاحب فوت ہوگئے حالانکہ ہماری ان کے ساتھ بہت سخت جنگ رہی، وہ ہمارے بڑے مخالف تھے۔ سانحہ لال مسجد پوری دنیا کے سامنے ہے انھوں نے بڑا ظلم کیا۔

میرے اکلوتے بھائی علامہ غازی عبدالرشید اس سانحہ میں شہید ہوئے، میری والدہ شہید ہوئیں، میرے اکلوتے بیٹے مولانا حسان غازی شہید ہوئے۔ جامعہ حفصہ شہید ہوا، بچے بچیاں شہید ہوئیں۔ لیکن اسلام ہمیں اعلیٰ جذبہ سکھاتا ہے اور اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق اور صفات اپناؤ۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ معاف کرنے والا ہے۔ ہمیں بھی وہ جذبے اختیار کرنے چاہئیں۔

جب یہ سانحہ ہوا، اس وقت میں جیل میں تھا تو میں نے جیل میں ہی کہہ دیا تھا کہ میں نے معاف کردیا۔ جب واپس آیا اور پہلا جمعہ پڑھایا اس وقت بھی میں نے کہا کہ میں نے معاف کردیا۔ حضرت والد صاحب مولانا عبداللہ رحمہ اللہ جب شہید ہوئے، پہلا جمعہ میں نے پڑھایا تو میں نے کہا کہ میں نے قاتل کو معاف کردیا۔ اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے اور اسلام میں معاف کرنے کے بہت فضائل ہیں۔

میں بہت سے میسج پڑھ رہا تھا کہ جہنم رسید ہوگیا، فرعون اور نمرود کے پاس پہنچ گیا۔ ہمیں ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری جنگ جنرل پرویز مشرف سے نہیں ہے۔ اس نظام سے ہے اور رہے گی جو جنرل پرویز مشرف جیسی سوچ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن الحمدللہ، اللہ نے ہمیں حوصلہ دیا ہے۔ پہلے بھی حوصلے سے رہے۔

آج بھی حوصلے میں ہیں۔ جب مجھے اس کی وفات کی اطلاع ملی تو میں نے کمرے میں بیٹھ کر اس کے لیے دعا کی کہ یا اللہ میں نے معاف کردیا، آپ بھی معاف کردیں۔ ہم یہی کہہ سکتے ہیں، بس ہمارا حوصلہ ہونا چاہیے۔ جتنا دکھ مجھے ہوا میں جانتا ہوں، جیلیں کاٹیں، تکلیفیں کاٹیں۔ ہمارا حوصلہ وہ ہونا چاہیے جو محمد عربی ﷺ کا حوصلہ ہے۔

ہمارا نظریاتی اختلاف آج بھی آن سب سے ہے جو جنرل پرویز مشرف کی سوچ رکھتے ہیں۔ ہم اس زمین پر اللہ کا قانون چاہتے ہیں، رب کی زمین پر رب کا نظام چاہتے ہیں۔ باقی ان سے غلطیاں بہت ہوئی ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے معافی کی دعا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اس ملک میں قرآن و سنت کی بہاریں نصیب فرمائے۔ ان کے لیے بہت سے سبق دے دیے آج جامعہ حفصہ پہلے سے لاکھوں گنا بہتر ہے، پورے ملک میں بے شمار شاخیں قائم ہوچکی ہیں، مشرف کی سوچ اور فکر محدود ہوتی جارہی ہے۔

مولانا نے کمال اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا۔ یہ اللہ کی تقسیم ہے وہ اپنے خزانوں سے جسے جو عطا کردے۔ سینیٹ میں جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد خان کو جب چیئرمین سینیٹ نے ترکیہ اور شام کے زلزلے میں جاں بحق ہونے والوں کے لیے دعائے مغفرت کا کہا تو اس کے ساتھ پرویز مشرف کے لیے بھی آوازیں آنے لگی جس پر مشتاق احمد خان نے کہا کہ شام اور ترکیہ کے مسلمانوں کے لیے دعا ضرور ہوگی مگر پرویز مشرف کے لیے بالکل دعائے مغفرت نہیں ہوگی۔ ویسے بھی شرعی طور پر اجتماعی ظلم کے لیے کوئی معافی نہیں ہوسکتی کیوں کہ معاف صرف وہ کرسکتا ہے جس پر ظلم ہوا۔

یہ اللہ رب العزت نے اسی بندے کا استحقاق رکھا ہے کسی اور کا نہیں، مولانا عبدالعزیز صاحب بھی ان کے وہ ظلم معاف کرسکتے ہیں جو ان پر خود ہوا اور یا ان پر جن کے وہ بااختیار اکلوتے وارث ہیں، مگر مولانا کے حوصلے کو داد دینا پڑے گی کہ وہ پرویز مشرف کو معاف کرچکے ہیں۔ صرف لال مسجد آپریشن میں جو ظلم ہوا' اس کے متاثرین ہزاروں میں ہونگے۔ وہ لاکھوں ڈالر جو انھوں نے طالبان اور القاعدہ کے مجاہدین کو امریکا کے حوالے کرنے کے معاوضے کے طور پر وصول کیے یقین کریں کفن کی جیب میں نہیں لے کر گئے۔

جنگ کسی بھی مسئلے کا حل نہیں

تحریر/ ریاض بڈھانہ

جنگ دو فریقوں، قبائل، قوموں یا ملکوں کے درمیان تنازع کے نتیجے میں ہونے والے تصادم کو کہا جاتا ہے۔ جنگ کی بھی کئی اقسام ہیں۔ جنگ مسلح بھی ہوسکتی ہے اور سرد جنگ بھی۔ مسلح جنگوں کے دوران فریقوں، قبائل، قوموں یا ملکوں کی مسلح افواج اپنی ملک وقوم کے دفاع کے لیے آگے آتے ہیں اور اپنی قوم کو آنے والے خطرات سے بچاتے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جنگوں کے نتیجے میں بے دریغ انسانی جانوں کا زیاں ہوتا ہے، لاکھوں افراد مارے جاتے ہیں، عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوجاتے ہیں۔ جنگ میں فتح جس کسی کی بھی ہو، نقصان انسانیت کا ہی ہوتا ہے۔ جنگ کسی بھی مسلے کا حل نہیں تاریخ گواہ ھے جنگ سے تباہی کے سوا نہ آج تک کسی کو کچھ حاصل ہوا ھے اور نہ ہی مستقبل میں ہوگا دو ملکوں کے درمیان آپسی کشیدگی کو کم کرنے کیلئے ملکی سربراہان کو تمام مسائل آپسی بات چیت کے زریعے حل کر لینے چاہیے جب دو ملکوں کے درمیان جنگ ہوتی ھے تو اس کا خمیازہ غریب عوام کو بھگتنا پڑتا ھے کئی بے گناہ جانیں ضیاع ھوتی ہیں ہستا، کھلتا چمن اُجڑ جاتا ھے لوگوں کی خوشیاں ایک پل میں اُجڑ جاتی ھے ملک کا عوام خوف کے عالم میں دردر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ھو جاتا ہے اپنے ہی ملک میں بیگانوں جیسی زندگی بسر کرنے پر مجبور ھوجاتا ھے کسی بھی ملک کی عوام جنگ کو ترجیح نہیں دیتی عوام امن اور سکون سے رہنا چاہتی ہے تاہم ملکی سربراہان کی نااہلی کے سبب جنگ کا آغاز ھوتا ھے جنگ کے بعد بھی تنازعے کو حل کرنے کیلئے بات چیت کی جاتی ھے اگر جنگ سے پہلے بات جیت کا آغاز ھو تو جنگ ھونے کے امکانات بہت کم ھوتے ہیں دنیا میں اگر نفرت کو مٹا کر محبت سے رہا جائے تو یہ دنیا بہت خوبصورت ھے
تاریخ کو چھوڑتا ہوں نئی تاریخ جس کے ہم اور آپ گواہ ہیں اسی کو دیکھیں عراق، لیبیا، سیریا، ویتنام، فلسطین، افغانستان وغیرہ میں امریکہ، روس، فرانس ودیگر دوسرے سپر پاور ملکوں نے کیسے یلغار کی کس طرح سے ان ظالم وجابر حکمرانوں (ہٹلروں) نے اپنی طاقت کی بنیاد پر کمزور ملکوں پر ظلم وجبر کا خونی کھیل کھیلتے چلے آرہے ہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑں کمزور معصوموں، بے گناہ انسانوں کی لاشوں کا ڈھیر لگانے والوں نے شہر کے شہر و پورے ملک کو اجاڑ دیا انسانی لاشوں کا پہاڑ بنادیا پھر بھی انہیں سکون نہیں، ہر روز جنگ کا ایک نیا میدان تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اسلام نے انسانی جان کے ضیاع کو بدترین جرم قرار دیا ہے، دنیا میں اگر انسان زندہ ہے، اس کی جان، عزت، آبرو محفوظ ہے تبھی وہ تعمیر انسانیت کا کام کرسکتا ہے۔

اسلام نے ساری دنیا کو امن ومحبت کا پیغام دیا ایک انسان کے قتل کو ساری انسانیت کا قتل قرار دیا۔ ایک زمانہ وہ بھی گزرا ہے جب **2003** میں عراق میں صدام حسین کا تختہ پلٹنے کے لیے "یوکرین" نے امریکہ کے ساتھ اپنی فوج عراق بھیجا تھا، جس میں لاکھوں عراقی فوجی اور عام آدمی مارے گئے تھے۔ اور آج وہ زمانہ ہے، جب روس نے "یوکرین" میں تباہی مچا رکھی ہے اور یوکرین امریکہ اور ساری دنیا سے مدد کی بھیک مانگ رہا ہے، پر کوئی مدد بھیجنے کو تیار نہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں ظلم اتنا ہی کرو جتنا سہ سکو۔ پورے یورپ کو پروٹیم دینے والا ملک "یوکرین" آج روس سے یک طرفہ جوتے کھا رہا ہے کیونکہ کسی بھی مصیبت سے بچانے کا وعدہ کرنے والے امریکہ، برطانیہ، فرانس میں سے کوئی بھی مدد کے لیے نہیں آرہا ہے، یہی ہوتا ہے جب آپ کے پاس سب کچھ ہو لیکن دفاع کے لیے ایک مضبوط فوج نہ ہو؟۔ یہ سبق ہے نام نہاد اسلامی ملکوں سعودی عرب، دبئی ودیگر ملکوں کے لیے جو امریکہ کے آسرے پر کلبوں میں مدہوش پڑے ہیں۔ اگر "یوکرین" کمزور اور مظلوم ملک ہے تو دنیا کے منافقین شام، لیبیا، عراق، افغانستان اور فلسطین کی مظلومیت کا رونا کیوں نہیں روتے ۔۔۔؟۔ موجودہ دور میں ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں کی وجہ سے جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں ۔۔۔؟ اس لیے جنگ جلد سے جلد بند ہونی چاہیے۔

یہ نئی جنگ انسانیت پر ظلم عظیم ہے روس نے یوکرین پر پوری قوت سے حملہ کردیا ہے، یہ ایک دن میں نہیں ہوا مہینوں سے اس کی تیاری ہو رہی تھی سرحد پر فوجیں تعینات، بکتر بند گاڑیاں اور جنگی جہازوں کو الرٹ پر رکھنا، دوسرے سپر پاور ملکوں امریکہ، چین، فرانس، جرمنی، برطانیہ وغیرہ کی گیدڑ بھبکیاں دکھاوے والی کچھ نہ کرسکیں اور روس نے اپنے ہی پڑوسی پر حملہ کردیا۔ جدید زمانے میں جدید جنگی ساز وسامان سے جنگ لڑنا انسانی جانوں کا ضیاع اور خون بہانہ بہت آسان ہے لیکن بہت افسوس ناک اور تکلیف دہ بھی ہے اسے لکھنے کے لیے میرے پاس لفظ ہی نہیں۔

اگر دیکھا جائے تو ہند، پاک کے درمیان مسلہ کشمیر کو لیکر چلی آرہی کشیدگی سے بھی آج تک کئی جانوں کا ضیاع ھوا چاہیے اُس میں کشمیر کا نوجوان ہو یا ہندوستان کا فوجی آخر جان تو جان ھوتی ہے پر ہمیشہ ناحق خون پر بھی یہاں سیاست کی جاتی ھے، یہاں پچھلے کئی سالوں سے خوف کا ماحول طاری ھے کوئی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا کئی سیاسی، وسماجی کارکنان نے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کی کب کہاں کس موڈ پر کس کو مرنا ھے کسی کو معلوم نہیں ھوتا یہاں ہر کوئی جان ہتھیلی پر رکھ کر گھر سے باہر نکلتا ھے کب کس کی گود خالی ھوگی کس کے سر کا سہارا اُٹھے گا کس کا سہاگ اُجڑے گا کسی کو معلوم نہیں ہوتا، کشمیر کے لوگ دکھ درد برداشت کرنے کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ اب بڑے سے بڑے سانحات بھی برداشت کرکے بڑی جلدی انہیں بھول جاتے ہیں، آئے روز کوئی نیا سانحہ یہاں کے باسیوں کو آنسوؤں کے سمندر میں ڈبو جاتا ہے، ابھی ایک سانحے کے اثرات ذہن سے محو نہیں ہو پاتے کہ دوسرا اپنی تمام تر قہر سامانیوں کے ساتھ دل کو گھائل کر جاتا ہے۔ ایک آفت کے نتیجے میں بہنے والے آنسو تھمتے نہیں کہ دوسرا حادثہ خون میں لت پت لاشیں دے کر آنسوؤں کو لہو میں بدل دیتا ہے کہ غم میں مبتلا کر دینے والے المناک واقعات بڑھتے ہی جاتے ہیں۔

دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی سے آر پار کشمیر میں بسنے والے عام شہریوں کی زندگیوں کو شدید متاثر ھونا پڑتا ہے اور انھیں جانی نقصان کے علاوہ مالی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بندوق کسی بھی مسلے کا حل نہیں اور نہ ہی بندوق سے کبھی امن ھوا ھے دو ہمسایہ ممالک کے کئی معاملات بھی ھو سکتے ہیں لیکن ہمیشہ ملک کا نظام چلانے والوں کو چاہیے کی کشیدگی کو بات جیت کے زریعے حل کیا جائے نہ کہ جنگ، جنگ کسی بھی مسلے کا حل نہیں کسی بھی مسلے کا حل بات چیت کے زریعے ہی نکالا جاسکتا ھے۔ جنگ کسی بھی مسلے کا حل نہیں ہوتی بلکہ دونوں طرفین میں مزید مسائل اور نفرت کی خلیج پیدا کرتی ہے۔

یادوں کے جھروکوں سے

تحریر
محمد منشاء ۔ خاکی۔۔۔بابا نگری کنگن

یاد ان کی نہیں آتی تو مہینوں تک نہیں آتی
جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

میٹھی یادوں کے اس ذخیرے میں ایک نام بار بار ابھر کے ذہنی پرتوں پر کروٹیں لیتا ہے اور مجھے جھنجھوڑ کے رکھ دیتا ہے میری مراد عبدالرحمٰن رحیم بڈھانا سے ہے جن کا تعلق ریاست جموں کشمیر کے دور دراز علاقہ کرناہ سے تھا مرحوم ایک دراز قد شخصیت کے مالک تھے جسمانی، علمی، سیاسی اور ادبی قد کے لحاظ سے وہ ایک ممتاز اور نکھری ہوئی شخصیت تھے، سخاوت، اخلاق، بھاء چارے اور خدمت خلق کا جزبہ ان میں کوٹ کوٹ کے بھرا تھا سچ پوچھو تو میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میرے ان کے ساتھ اچھے مراسم تھے ان کی سوچ اتنی وسیع تھی کہ وہ سماجی بندھنوں اور کمزوریوں سے اوپر اٹھ کر سوچتے تھے ان کی سوچ اور نظر کا مرکز ہمیشہ سماج کا کمزور طبقہ جن میں بیوہ، یتیم، بزرگ اور مزدور پیشہ لوگ شامل تھے رہے ہیں آپ ان لوگوں کے مسائل گھنٹوں بیٹھ کے سنتے، آپسی رنجشیں دور کرواتے اور مدد کا یقین دلواتے آپ کے یہی اوصاف معاشرے کے ہر فرد کو کھینچ کر آپ کے پاس لاتے اور آپ اپنی صلاحیتوں اور وسائل کے مطابق ہر ممکن مدد کے لئے کھڑے ہو جاتے ایسے میں غریب، غرباء دعائیں دیتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے، سخاوت کا یہ عالم تھا کہ لنگر کا گمان ہوتا تھا لنگر کے یہ مناظر میری آنکھوں سے گزرے ہیں کبھی مہمانوں کی گنتی کر کے کھانا نہیں کھلایا چاہیے کے وقت چاہیے اور کھانے کے وقت کھانا کبھی کسی مسافر کو بنا کھانے کے نہیں جانے دیا یہاں تک کہ مسافروں کے لئے مسافر خانے کا اہتمام بھی کرتے تھے کرناہ جیسے دور دراز علاقے میں لنگر اور مسافر خانے کا اہتمام آج کے دور میں بڑی بات تھی، جو سادھنا گلی کے اس پار بستا ہو جہاں سرحدوں پر گولہ باری، موسمی حالات کی افراتفری اور نہ جانے کیا کیا دیکھنا پڑتا ہے، وہ وادی جہاں سردیوں کی ٹھٹھرتی کالی راتوں میں جگنوؤں کی ٹمٹماہٹ کے بجائے لوگوں کو بارود کی گونج سنائی دیتی ہے ہر وقت جنگ کے بادل سر پہ منڈلاتے رہتے ہیں ان حالات میں بڈھانہ صاحب نے عوام کا بہت ساتھ دیا اور ہر مشکل میں عملی طور پہ عوام کے شانہ بشانہ کھڑے رہے اپنے درد کی دوا اور چارہ ہر کوء کرتا ہے لیکن دوسروں کے درد کو محسوس کرنا اور اس درد کی گھٹن کو دور کرنے کی صلاحیت کسی کسی میں پاء جاتی ہے اور جن لوگوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے اصل میں وہی لوگ قوم کے رہبر اور رہنما ہو سکتے ہیں ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ ہم کسی بھی رہنما یا شخصیت کو اس کی زندگی میں اہمیت نہیں دیتے نہ ہی اس کی جدوجہد کی قدر نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کا احساس ہمیں ان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ہوتا ہے تب ہم ایسی شخصیات کا متبادل تلاش کرنے لگتے ہیں، دنیا کا نام چلنا ہے اور یہ چلتی رہتی ہے یہ کسی کے لئے بھی نہیں رکتی اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ہم اپنی اقدار کو بھولتے جا رہے ہیں جس کے نتیجے میں ہماری منفرد پہچان ہماری شناخت ہم سے دامن چھڑا کر افراتفری کا شکار ہوتے ہوئے زمانے کے گرد وغبار میں کھوگء ہے، ہماری یہ کھوء ہوء شناخت نہ کہیں الفاظ میں درج ہے، نہ ثقافت کا حصہ ہے اور نہ ہی لسانی وجود میں ہمارے پلے ہے بالخصوص میری مراد گوجری زبان اور گوجروں سے ہے جو کہ ایک تاریخ کے اور ایک سنہرے دور کے وارث ہونے کے باوجود آج نہ کہیں کوء مرکزی علاقہ ہیں نہ ہی ثقافتی، تمدنی وتہذیبی لحاظ سے اک جٹ ہیں گجر قوم برصغیر کے طول وعرض میں ایسے بکھری ہوئی ہے جیسے کہ زرد پتے خزاں کی آندھی کے دوش پہ بکھرتے ہیں

رہنے کو گھر نہیں سارا جہاں ہمارا

یہ لوگ مختلف جگہوں پہ بسیرا کیے ہوئے ہیں کچھ خانہ بدوشی کی حالت میں ہیں بھینسیں، بھیڑ بکریاں، گھوڑے وغیرہ پال پوس کر گزارہ کرتے ہیں کچھ محنت مزدوری سے گزر بسر کرتے ہیں ایسی بکھری قوم کی قیادت کرنا آسان کام نہیں ہوتا اکثر قیادت کے دعوے دار ہی اس قوم کا استحصال اور استعمال کرتے ہیں بے بہت کم لوگ ہیں جو میاں الطاف احمد اور عبدالرحمٰن بڈھانہ کی طرح اپنے گھر سے خرچ کر کے ہمہ وقت ان لوگوں کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں

میرا علاقہ کرناہ کا سفر ہمیشہ دلچسپ رہا چونکہ میں اکثر گجر برادری میں ادبی وثقافتی پروگرام کرنے کی غرض سے جاتا رہتا تھا اور اس برادری میں ایسے پروگرام منعقد کرانے میں قوم کی کچھ شخصیات کا اہم کردار رہا ہے جن میں بڈھانہ صاحب کا نام سرفہرست ہے دیگر معاونین میں مرحوم عبدالخالق چچی، مرحوم نظام الدین چچی، غلام ربانی بجاڑ، عبدالرشید لون و عبدلرشید قریشی بھی پیش پیش رہے بڈھانہ صاحب سے میرا تعارف غالباً **1983-84** عیسوی میں ہوا جب میں نے ریاستی کلچرل اکیڈمی میں بطور ریسرچ اسسٹنٹ گوجری اپنی سرکاری ملازمت کا آغاز کیا جانتا تو میں انکو طالب علمی کے دور سے تھا جب میں جموں یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا اور گجر اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا سیکریٹری تھا پھر یہ تعلق ہمارے گھروں اور بچوں تک رسائی حاصل کر گیا ان کے ساتھ اس قدر انسیت تھی کہ جب ان کی اس فانی دنیا سے رحلت کی خبر سنی تو گلے سے کھانے کا نوالہ بھی نہیں اترا اوپر سے اقبال عظیم صاحب کی بیماری کی وجہ سے میں ان کا آخری دیدار بھی نہ کر سکا جس کا افسوس مجھے تادم رہے گا بس دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے (آمین)

کرناہ کی عوام سے میرا تعارف، مقامی وغیر مقامی افسران سے ملاقات یہ سب بڈھانہ صاحب کی مرہون منت ہے کرناہ کی سرزمین پہ جب بھی میرا جانا ہوا میں نے کبھی ایک رات بھی ڈاک بنگلے یا ہوٹلوں میں نہیں بسر کی بلکہ کرناہ کی عوام نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اپنے دلوں کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی جگہ دی بڈھانہ صاحب کے خلوص پیار اور مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ اکثر مجھے کہتے تھے اگر کرناہ آنا ہوا اور میرے گھر نہ آئے تو میں آپ سے بات چیت بند کردوں گا ان کی حیاتی میں جو بھی ان کے گھر جاتا تھا ایک اپنے پن کا احساس لیکے واپس آتا تھا حقیقت تو یہ ہے کہ برادری کا ایک بڑا طبقہ ان سے بیحد محبت رکھتا تھا جس کے وہ مستحق بھی تھے

فوج میں کپتین کے عہدے سے مستعفی ہونے کے بعد بڈھانہ صاحب نے سیاست میں قدم رکھا اور جموں کشمیر کے سیاسی منظر نامے پر ایک عمدہ چھاپ چھوڑتے ہوئے روشن ستارے کی طرح ابھر کر سامنے آئے انہوں نے پہلی بار جموں کشمیر لیجسلیٹو کونسل میں بحیثیت ایم ایل سی عوام کی خدمت کی لیکن سیاسی داؤ پیچ اور کرناہ کی عوام کے ساتھ نہ دینے کی وجہ سے وہ آخری دم تک تگ ودو کرتے رہے کہ عوام انہیں نمائندگی کا موقعہ دے ان پر بھروسہ کرے لیکن وہ کامیاب۔ نہ ہوسکے ۔ جاری۔۔

منشیات کے نئی نسل پر اثرات

تحریر/ زبیر چودھری

منشیات کا غلط استعمال ایک منشیات کا نمونہ وار اور دائمی استعمال ہے جس میں شخص منشیات کو مقدار میں یا ایسے طریقوں سے استعمال کرتا ہے جو اس کے اور دوسروں کے لیے بہت خطرناک اور نقصان دہ ہیں۔

وادی کشمیر میں نوجوانوں میں منشیات کی لت کا مسئلہ آج سب سے بڑا مسئلہ ہے، یہ مسئلہ صرف مردوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس نے خواتین نوجوانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا ہے۔ اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ منشیات کی لت کے اثرات یہ صرف نشے کے عادی افراد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پورے خاندان کے معیار زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔

یونائیٹڈ نیشن ڈرگ کنٹرول پروگرام (یواین ڈی سی پی) کی شائع کردہ ایک رپورٹ کے مطابق صرف کشمیر ڈویژن میں ہی تقریباً **70,000** لوگ منشیات کے عادی ہیں جن میں سے تقریباً **31** فیصد خواتین ہیں۔ نوجوان خاص طور پر منشیات کے عادی ہیں جیسا کہ سرکاری نفسیاتی ہسپتال سری نگر کے ارد گرد رپورٹ کیا گیا ہے۔ منشیات کا استعمال کرنے والوں کا تعلق **17-35** سال کی عمر کے گروپ سے ہے۔ نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد منشیات کی طرف راغب ہوئی ہے جو ریاست میں ہنگامہ آرائی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ متاثر ہوئے ہیں، لیکن یہ واحد وجہ نہیں ہے اور دیگر وجوہات بھی بتائی گئی ہیں۔ مختلف مطالعات کے ذریعہ جو ریاست میں کیے گئے ہیں جیسے بے روزگاری، تعلقات کے مسائل۔ اب ریاستی حکومت کی طرف سے مختلف اقدامات کیے جاتے ہیں۔ اس روک کو ختم کرنے کے لیے، بشمول جموں و کشمیر پولس ڈیپارٹمنٹ جو کشمیر وادی سری نگر، بارہمولہ، اننت ناگ میں نشہ چھوڑنے کے متعدد مراکز چلا رہا ہے۔ منشیات کی لت سے نجات کے مرکز کا انتظام کلینیکل سائیکالوجسٹ، سائیکاٹرسٹس، ڈی ایڈکشن سوشل ورکرز، کونسلرز، میڈیکل آفیسرز کرتے ہیں۔ **3** یا **4** ہفتوں کی مدت کے لیے۔
مریضوں کے لیے مرکز میں روزانہ کے معمولات میں ہفتے کے آخر میں گروپ سیشن، صبح کا سیشن، تفریحی سرگرمیاں جیسے گانے، ناچ، طبی، نفسیاتی اور سماجی مداخلتوں کا تفصیلی جائزہ شامل ہے۔

"منشیات امنگوں اور امیدوں کی دشمن ہیں اور جب ہم منشیات کے خلاف لڑتے ہیں تو ہم مستقبل کے لیے لڑ رہے ہوتے ہیں"

ہمیں لوگوں کو آگاہ کرنا ہوگا، مکمل عوامی حمایت اور تعاون کے ساتھ، پولیس اس لعنت کے خلاف زیادہ مؤثر طریقے سے کام کر سکتی ہے۔ سرکاری ایجنسیوں، تعلیمی اداروں، این جی اوز اور دیگر سماجی کام کے اداروں کو لوگوں کو خاص طور پر نوجوان نسل کو اس مسئلے سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

والدین اور دیکھ بھال کرنے والوں کی جانب سے آگاہی بھی ایک مسئلہ ہے جس سے نمٹنے کے لیے وہ جلد از جلد اس مسئلے کا پتہ لگا سکتے ہیں اور وہ اس شخص کو فوری مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ مخصوص قسم کی سماجی اور اخلاقی مدد ان کی مدد کرتی ہے اور انہیں اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے مزید بااختیار بناتی ہے۔

ادب کی ایک بڑی تعداد یہ بتاتی ہے کہ متاثرہ شخص کی سماجی مدد کو بڑھانا اور اس میں کچھ مثبت رویے پیدا کرنا اسے اس لعنت سے چھٹکارا دلا سکتا ہے۔ منشیات ٹھنڈی نہیں ہیں۔ وہ آپ کو بیوقوف کی طرح دکھاتے ہیں۔

وطن سرینگر

تعلیم نسواں کی اہمیت

دولت علم سے بہرہ مند ہونا ہر مرد وزن کے لئے لازمی امر ہے۔ ترقی صرف اس قوم کی میراث ہے جس کے افراد زور علم سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ علم کے بغیر انسان خدا کو بھی پہنچاننے سے قاصر ہے۔ کسی بھی عمل کے لئے علم ضروری ہے کیوں کہ جب علم نہ ہوگا تو اس پر عمل کیسے ہو سکے گا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے بھی حصول علم لازمی ہے۔ اسلام نے مرد وعورت دونوں کے حصول علم کی تاکید کی ہے خواہ اس کے لئے دور دراز کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ علم ایک ایسا بہتا دریا ہے جس سے جو جتنا چاہے سیراب ہوسکتا ہے لیکن شرط محنت اور لگن ہے۔ زندگی کے اقدار میں نکھار اور وقار علم سے ہی آسکتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عورت ومرد دونوں کی اہمیت یکساں ہے۔ ترقی کی راہوں پر آگے بڑھنے کے لئے عورتوں کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ مردوں کے لئے گویا عورت اور مرد ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں جن میں سے ایک کی بھی علم سے لاتعلقی کائنات کے نظام کو درہم برہم کرسکتی ہے۔ خواتین کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ بچوں کی پرورش، ان کی نگہداشت اور صحیح تربیت ہوتی ہے۔ بچے کی ابتدائی درسگاہ دراصل ماں کی گود ہوتی ہے۔ اگر ماں تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہو تو اولاد بھی صاحب علم اور مہذب ہوگی۔ بچے اپنی ماں سے طور طریقے اور آداب واطوار حاصل کرتے ہیں۔ ایک ماں ہی اپنی اولاد کے خیالات اور کردار کو سنوارنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ جب ماں کی بنیادیں مستحکم ہوں گی تو بچے بھی معاشرے کے اہم فرد کی حیثیت سے ابھر سکتے ہیں

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کو مجموعی طور پر دین سے روشناس کرانے، تہذیب وثقافت سے بہرہ ور کرنے میں اس قوم کی خواتین کا اہم بلکہ مرکزی اور اساسی کردار ہوتا ہے اور قوم کے نونہالوں کی صحیح اٹھان اور نشوونما میں ان کی ماؤں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ماں کی گود بچے کا اولین مدرسہ ہے۔ اس لئے شروع ہی سے اسلام نے جس طرح مردوں کے لئے تعلیم کی تمام تر راہیں ہموار کی ہے ان کو وہ ہر قسم کے مفید علم کے حصول کی نہ صرف آزادی دی ہے بلکہ اس پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ جس کے نتیجے میں ابتداء سے لے کر آج تک ایک سے بڑھ کر ایک ماہر علم وفن اور تاجور فکر وتحقیق پیدا ہوتے رہے اور زمانہ ان کے علوم سے بے مستفیض ہوتا رہا بالکل اسی طرح اس دین نے خواتین کو بھی تمدنی، معاشرتی کی حقوق بہ تمام وکمال عطا کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی حقوق بھی اس کی صنف کا لحاظ کرتے ہوئے مکمل طور پر پردیے ہیں۔ چنانچہ ہر دور میں مردوں کے شانہ بشانہ اسلام میں ایسی باکمال خواتین بھی جنم لیتی رہی جنہوں نے اطاعت گزار بیٹی، وفا شعار بیوی اور سراپا شفقت بہن کا کردار نبھانے کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے علم وفضل کا ڈنکا بجایا اور ان کے دم سے تحقیق وتدقیق کے لاتعداد خرمن آباد ہوئے۔

عورت اور مرد وہ اہم ستون ہیں جن پر یہ معاشرہ قائم ہے۔ دونوں معاشرے کا لازم وملزوم حصہ ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بغیر یہ معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا اور نہ پھل پھول سکتا ہے۔ اس معاشرے کی فلاح و بہبود کیلئے دونوں کا کردار اہم ہے۔ جس طرح کسی معاشرے کے افراد کی ترقی کیلئے تعلیم لازمی ہے اسی طرح یہ تعلیم مرد وعورت دونوں کے لئے لازم ہے۔ تعلیم جس طرح مرد کے ذہن کے دریچوں کو کھولتی ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی ضروری ہے تاکہ وہ بھی شعور کی منزلوں کو طے کر سکے۔ اسلام نے عورت کو معاشرے میں عزت کا مقام دیا ہے اور عورتوں کی دینی ودنیاوی تعلیم کے حصول پر زور دیتا ہے جیسا کہ علم حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔

اس حق کے باوجود بہت سی جگہوں پر عورت کو اس حق سے محروم کیا گیا ہے جہاں عورت کیلئے نہ تو عزت کا مقام اور نہ جائز حقوق اسے بھیڑ بکریوں کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ رکاوٹ اس عمل میں یہ ہے کہ عورت علم حاصل کر کے ہم پر حکومت کرنے لگ جائے گی وہ بغاوت اختیار کرلے گی اور ایسا وہاں ہی ہوتا ہے جہاں انسانی حقوق کے منافی نظام ہوں۔ اس لئے اس میں تعلیم کا قصور نہیں اس فرسودہ نظام کا عمل دخل ہے جس نے صحیح غلط کے فرق کو ختم کر دیا ہے۔ تعلیم تو ذہن کے بند دریچوں کو کھولتی ہے اور اسے روشنی عطا کرتی ہے تاکہ وہ درست سمت کا تعین کر سکے۔ کوئی معاشرہ تعلیم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ترقی کی منزلوں کو چھو سکتا ہے لہٰذا جموں کشمیر کی سرکار کو چاہیے کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

کررہا تھا۔انسداد رشوت ستانی کی عدالت نے گرداوار پرفرد جرم عائد کرتے ہوئے اسے تین سال سادہ قید اور بیس ہزار روپے جرمانہ ادا کرنے کا فیصلہ سنادیا۔جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں اسے مزید ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

111

سجاد شاہین اور مظفر اقبال خان نے شرکت کی۔کمیٹی نے محکمہ پی ڈبلیو ڈی (آر اینڈ بی) ڈیپارٹمنٹ سے متعلق آڈٹ پیراز 4.8 (2000-01)، 4.7 (2001-02) اور 3.20 تا 3.23 (2016-17) کا تفصیلی جائزہ لیا۔اراکین نے اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا جن میں معقول اور بروقت فنڈ مختص کرنا، جیو ٹیگنگ، تکنیکی و انتظامی منظوری، ڈی پی آر کی تیاری، جنگلات سے کلیئرنس، ٹینڈرنگ اور ای۔ٹینڈرنگ کا عمل اور مالیاتی ضابطوں کی پابندی شامل تھے۔اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کیا جائے۔چیئرمین موصوف نے منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر کے لئے متعلقہ افسران کی جوابدہی مقرر کرنے کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے مالیاتی ضابطوں کی خلاف ورزیوں اور فنڈز کی تقسیم میں بے ضابطگیوں پر مبنی ایک جامع رپورٹ طلب کیا۔انہوں نے محکمہ تعمیراتِ عامہ کے اہم کردار کو اُجاگر کرتے ہوئے اس کے کام میں شفافیت، جوابدہی اور سنجیدگی پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پبلک اکاونٹس کمیٹی (پی اے سی) کا مقصد حکومتی نظام میں شفافیت، مالی نظم و ضبط اور جوابدہی کو فروغ دینا ہے۔میٹنگ میں پرنسپل اکاونٹنٹ جنرل جے اینڈ کے، کے پی یادو، پرنسپل سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی انیل کمار سنگھ، سیکرٹری قانون ساز اسمبلی، ڈائریکٹر جنرل اکاونٹس اینڈ ٹریجریز، ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ فائنانس، چیف انجینئروں اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔

112

میں صورتحال واضح ہوگی اور کس اشیاء پر جی ایس ٹی میں کمی کی جائے گی اسکی باضابطہ طور پرلسٹ منظرعام پرلائی جائے گی۔واضح رہے کہ 79 آزادی کی سالگرہ کے موقعے پروزیراعظم نریندرمودی نے لال قلع کے فصیل سے اعلان کیا کہ مرکزی سرکار جی ایس ٹی میں اصلاحیت لارہی ہے تاکہ عام نسان کوراحت مل سکے اور دیولی کے موقعے پرملک کے عوام کوبڑی سوگات دی جاسکے تاکہ وہ دیپوالی کے اس تہوار کوخوشی کے ساتھ منا سکے۔

باقیات

101

افراد جن میں بچوں کی بڑی تعداد شامل تھی کوسنم زگو اسپتال پہنچادیا گیا جہاں انتظامیہ نے انہیں علاج کے لئے بھرتی کردیا۔اسپتال انتظامیہ نے اس بات کی تصدیق کی مضر کھانا کھانے سے 116 کے قریب افراد کواسپتال لایا گیا فوری طور پران کے لئے وارڈ دستیاب کیا گیا اور انہیں ادویات فراہم کی گئی۔انتظامیہ کے مطابق داخل کئے گئے تمام مریض خطرے سے باہر ہیں تاہم کھانے کے نمونے لیبارٹری کوٹیسٹ کے لئے روانہ کردیے گئے ہے تاکہ اس بات کی جانکاری حاصل کی جاسکے کہ کن وجوہات کی بناء پر لوگ قئے دست اور بخار میں مبتلاء ہوئیں۔

102

وغیرہ سے دور رہیں۔ جبکہ ایک ماہر موسمیات نے پیر کو واضح کیا کہ کشمیر یا جموں کے علاقوں میں سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے،حالانکہ اگلے 24 گھنٹوں کے دوران کچھ علاقوں میں موسلادھار سے شدید بارش کے امکانات کے ساتھ درمیانی بارش جاری رہنے کا امکان ہے۔جے کے این ایس کے مطابق جموں خطے اور جنوبی کشمیر کے کئی علاقوں میں اتوار کی رات اور سری نگر سمیت وادی،خطہ پیرپنچال اور وادی چناب میں پیر کی صبح موسلادار بارش ہوئی۔بیشتر علاقوں سے تیز اور موسلادار بارش کی اطلاعات موصول ہوئیں۔موسمیاتی مرکز سری نگر نے 19 اگست کی شام تک زیادہ تر مقامات پرہلکی سے درمیانی بارش اور کہیں کہیں گرج چمک کیساتھ شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔موسمیاتی مرکز سری نگر نے پیر کو جاری موسم کی تازہ کاری میں بتایا کہ 18 اور 19 اگست کو جموں خطے کے ضلع جموں ،ریاسی ،اودھم پور،راجوری ،پونچھ ،سانبہ اور کٹھوعہ میں زیادہ تر مقامات پرہلکی سے درمیانی بارش اورگرج چمک کیساتھ شدید بارش ہے جبکہ ڈوڈہ، کشتواڑ، رام بن اور کشمیر کے چند مقامات پر معتدل سے بھاری اور تیز بارش متوقع ہے۔موسمیاتی مرکز سری نگر کے مطابق 20 سے 22 اگست موسم دگرگوں رہنے گا جبکہ اس دوران 22 اگست کی رات جموں ،کٹھوعہ اور سامبا میں الگ تھلگ مقامات پر گرج چمک کیساتھ بھاری بارش ہونے کاامکان ہے۔ موسمیاتی مرکز نے مزید کہا کہ 23 سے 25 اگست کے دوران جموں اور کشمیر ڈویژن کے چند مقامات پرتیز بارش کیساتھ کئی مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش متوقع ہے۔اپنی ایڈوائزری میں موسمیاتی مرکز سری نگرنے خبردار کیا کہ 18 اور 19 اگست اور 23 سے 25 اگست کے دوران جموں ڈویژن اور کشمیرصوبے کے چند مقامات پرشدید و بھاری بارش اور گرج چمک کا امکان ہے،جس کے نتیجے میں کہیں کہیں مٹی کے تودے اور پتھر گرانے کیساتھ ساتھ چند خطرناک جگہوں پر بادل پھٹنے اورتیز سیلاب (سیلابی ریلوں) کا خطرہ رہے گا۔ موسمیاتی مرکز نے لوگوں کو مشورہ دیاہے کہ وہ آبی ذخائر،بشمول دریاؤں اورندی نالوں کی پشتوں،ڈھیلے ڈھانچے اور کچے مکانات وغیرہ سے دور رہیں۔مسافروں،ٹرانسپورٹروں اورسیاحوں وٹریکرز کومشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اسی کے مطابق منصوبہ بندی کریں۔اس دوران ایک ماہر موسمیات نے پیر کو واضح کیا کہ کشمیر یا جموں کے علاقوں میں سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے، حالانکہ اگلے 24 گھنٹوں کے دوران کچھ علاقوں میں موسلادھار سے شدید بارش کے امکانات کے ساتھ درمیانی بارش جاری رہنے کا امکان ہے۔موسم کی پیشگوئی کرنے والے آزاد ماہرموسمیات فیضان عارف نے کہا کہ اگرچہ مقامی سطح پرآنے والے سیلاب کوخارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا تاہم مجموعی صورتحال قابو میں ہے۔موسم کی ایڈوائزری میں مزید وضاحت کی گئی ہے کہ ہر شدید بارش کوبادل پھٹنے کی غلطی نہ سمجھا جائے۔ بادل پھٹنا وہ ہے جس میں ایک گھنٹے میں 100 ملی میٹر سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ تاہم شدید بارشیں سیلاب کو بھی متحرک کرسکتی ہیں ۔حکام نے لوگوں سے حساس علاقوں میں محتاط رہنے کی تاکید کی ہے جبکہ اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ صورتحال پرگہری نظر رکھی جا رہی ہے۔

103

آئی اے ایس اور ایک آئی پی ایس افسر باری باری دو دو دن نگرانی کریں گے۔پہلے مرحلے میں پرنسپل سیکریٹری ہوم چندرکر بھارتی اور آئی جی پی (آپریشنز اینڈ سروسز) اتم چند 19 اور 20 اگست کوریسکیو کام کی قیادت کریں گے۔اس کے بعد پرنسپل سیکریٹری انیل کمار سنگھ اور آئی جی پی بجیت کمار 21 اور 22 اگست کو ذمہ داری سنبھالیں گے۔23 اور 24 اگست کوفنانشل کمشنر و ایڈیشنل چیف سیکریٹری شالین کابرا اور آئی جی پی سلیمان چوہدری موقع پرموجود رہیں گے، جب کہ آخری مرحلے میں 25 اور 26 اگست کوسیکریٹری شاہد اقبال چوہدری اور آئی جی پی وویک گپتا نگرانی کریں گے۔حکام نے بتایا کہ متاثرہ علاقے میں پیر کو پانچویں روز بھی بارش کے باوجود ریسکیو آپریشن جاری رہا۔ ریسکیو ٹیموں نے برساتی کوٹ پہن کر مختلف مقامات پر دبے ہوئے افراد کو نکالنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ ایک لنگر (کمیونٹی کچن) کے نزدیک سب سے زیادہ تباہی مچنے کے بعد وہاں خصوصی طور پرمشینری اور پولیس کے ڈاگ اسکواڈ کوتعینات کیا گیا ہے تاکہ ملبے تلے کسی کے زندہ ہونے کا سراغ مل سکے۔کلاؤڈ برسٹ کے بعد سے مرحلہ ماتا یاترا ابھی مسلسل پانچویں دن معطل رہی۔ یہ سالانہ یاترا 25 جولائی کوشروع ہوئی تھی اور 5 ستمبر کواختتام پذیر ہونا تھی۔یہ یاترا 9,500 فٹ بلندی پرقائم درگاہ تک 8.5 کلومیٹرطویل پیدل سفر پر مشتمل ہے۔

104

میں مشترکہ طور پرتحفظ اور تخفیفی اقدامات کریں۔انہوں نے آفاتِ سماوی سے نمٹنے کے رہنما خطوط کے مطابق فوری طور پربحالی اور مالی معاونت کی اہمیت پر زور دیا۔وزیر جاویداحمد رانا نے فوری مشکلات کوکم کرنے کے لئے خوراک، پینے کا صاف پانی، ادویات، کمبل اور دیگر بنیادی ضروریات پر مشتمل امدادی سامان کی منصفانہ تقسیم کاحکم دیا۔انہوں نے سول انتظامیہ،ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز اورمقامی رضاکار تنظیموں کے درمیان موثر رابطے کی ضرورت پرزوردیا تاکہ امدادی کوششوں کوتقویت دی جاسکے۔انہوں نے عمرعبداللہ حکومت کی جانب سے ہر متاثرہ شہری کی سلامتی، بحالی اور فلاح و بہبود کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے تمام محکموں سے ایک فعال،مربوط اورعوامی مفاد پرمبنی نقطہ نظر اپنانے پرزوردیا۔انہوں نے یقین دلایا کہ اُن کا دفتر صورتحال کی نگرانی کرے گا جب تک مکمل بحالی اور تعمیر نو مکمل نہیں ہوجاتی۔

105

اسٹیشن کاکاپورہ میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8،21 اور 29 کے تحت ایف آئی آر نمبر 43/2024 میں ملوث تھا۔ اس کے قبضے سے 6.5 گرام براؤن شوگر برآمد ہونے کے بعد اسے گرفتار کیا گیا۔حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ نجار کو 26 نومبر 2024 کو معطل کیا گیا اور انکوائری شروع کی گئی۔انکوائری افسر کی رپورٹ میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ نجار نہ صرف ایک سرکاری ملازم کی دیانتداری کو برقرار رکھنے میں ناکام رہا ہے بلکہ وہ "عوامی فلاح و بہبود کے لیے نقصان دہ سرگرمیوں میں بھی سرگرمی سے مصروف ہے۔

106

رادھا کرشنن 20 اگست کو اپنا پرچہ نامزدگی داخل کرنے کاامکان ہے۔منگل کو این ڈی اے کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں ان کی خیرمقدم کی توقع ہے۔

107

میٹنگوں،تربیتی سیشنوں اوردیگر سرکاری سرگرمیوں کی صلاحیت کو بڑھایا جاسکے۔اس موقعہ پر ایڈیشنل کمشنر ایڈمنسٹریشن اینڈ انفورسمنٹ جموں نمرتا ڈوگرہ، ڈپٹی کمشنر ہیڈکوارٹر آشیما شیر اور محکمہ کے دیگر افسران وملازمین بھی موجود تھے۔کمشنر پی کے بٹ نے افتتاح کے بعد ہال میں موجود افسران سے خطاب کرتے ہوئے محکمانہ کارکردگی اور باہمی تعاون کو فروغ دینے میں جدید انفراسٹرکچر کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے تزئین و آرائش کے منصوبے میں شامل تمام افراد کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ٹیم پر زور دیا کہ وہ عوامی خدمت کے لئے اپنی لگن کو جاری رکھیں۔ایڈیشنل کمشنر نمرتا ڈوگرہ نے منصوبے کی کامیاب تکمیل میں تعاون کرنے والے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے شکریہ کی تحریک پیش کرتے ہوئے اس منصوبے کی اجتماعی کوششوں سے گریز کریں۔لوگوں کو احتیاط برتنے کی تاکید کی گئی ہے، جبکہ ٹریفک اور پولیس حکام کو حکم پر سختی سے عمل درآمد کرنے کو کہا گیا ہے۔

109

سے ضمانت فراہم کی جائے یا پھر پیرول فراہم کیاجائے تاڈا عدالت نے جوڈیشری پیرول فراہم کرکے ممبر پارلیمنٹ کو ایک لاکھ 45 ہزار روپے ہررون مون سون اجلاس میں شرکت کے لیئے ادا کرنے کی ہدایت کی جسکے خلاف ممبر پارلیمنٹ نے دہلی ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی اور مطالبہ کیا کہ انہیں اخراجات ادا کرنے سے مستثنی رکھا جائے۔ممبر پارلیمنٹ نے اپنی عرضی میں استدعا کی کہ وہ انڈرٹرائل جیل میں ہے ان کے حفاظت ابھی تک کوئی الزام ثابت نہیں ہوا انہیں ضمانت فراہم نہیں کی جاتی ہے ۔وہ پانچ لاکھ لوگوں کی نمائندگی کے لیئے پارلیمنٹ مون سون اجلاس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں تاہم ٹاڈا عدالت نے انہیں ایک لاکھ 45 ہزار روپے اخراجات اداکرنے کی جوہدایت کی ہے اسے انہیں چھوٹ دے دی جائے۔دہلی ہائی کورٹ نے عرضی دو بارشنوائی کی 18 اگست کوممبر پارلیمنٹ جیت وکیل این ہری ہرن نے عدالت کے سامنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ممبر پارلیمنٹ جیل سے پارلیمنٹ میں عوام کی نمائندگی کرنے جاتے ہے اور ان پر جوبھی خرچہ آئے گا وہ جیل حکام یا دہلی پولیس کواداکرنا پڑیگا۔عدالت کے ڈویژن بینچ نے بھی سرکاری وکیل سے پوچھا کہ اگر مزکورہ ممبر پارلیمنٹ تہاڑجیل سے پارلیمنٹ میں شرکت کے لئے جاتے ہے تو ان کی حفاظت اور انہیں لانے جانے کی ذمہ داری کسپر عائد ہوتی ہے اگرانہیں ضمانت

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب جانہ بیگم زوجہ مرحوم محمد یوسف گنائی ساکنہ موضع شیر آباد کھور تحصیل پٹن نسبت لیگل ہیر سرٹیفکیٹ ہمراہ Bank account cash

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہٰذا میں زیر کارروائی ہے۔نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ سائل مذکور موضع شیر آباد کھور تحصیل پٹن میں رہائش پذیر ہے۔ نیز سائلہ مذکورہ کا شوہر محمد یوسف گنائی پسر غلام احمد گنائی مورخہ 07/01/2025 کوفوت ہوچکا ہے۔ جسکے نسبت سائلہ مذکورہ لیگل ہیر سرٹیفکیٹ ہمراہ Bank account cash حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔نیز متوفی محمد یوسف مذکور کے وارثان جائز بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ
مسماۃ جانہ بیگم بیوہ محمد یوسف گنائی	۷۸	عمر رسیدہ	زوجہ خود
عبدالمجید پسر----	۶۰	مزدوری	پسر خود
مشتاق احمد گنائی پسر---	۵۳	سرکاری ملازم	---
فردوس احمد گنائی پسر---	۴۶	--	---
زبیدہ بیگم دختر	۵۵	گھریلو کام	دختر (شادی شدہ از خانہ بیرون)
شگفتہ پروین دختر---	۴۷	--	...
فاطمہ اختر دختر---	۴۳	--	...
نصرینہ دختر---	۳۹	--	...

مندرجہ بالا تفصیل کنبہ ہیں اور کوئی بھی افراد کنبہ نہیں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہوتو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت سرکل لاوے پورہ تحصیل سینٹرل
عنوان: درخواست منجانب زاہد فاروق ولد فاروق احمد وانی ساکنہ پنزی نارہ نارہ بل سرینگر بغرض پیدائشی سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل نے ایک درخواست پیش کی ہے۔اس سلسلے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی جس روسے اسکول ریکارڈ کے مطابق زاہد فاروق ولد فاروق احمد وانی کی پیدائش مورخہ 10/04/2023 ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہوتو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار سرکل لاوے پورہ تحصیل سنٹرل

OFFICE OF THE PRINCIPAL
GOVERNMENT MEDICAL COLLEGE BARAMULLA

principal@gmcbaramulla.com Www.gmcbaramulla.com 01952-238140

E-Tender Notice for Laboratory Diagnostic Equipment's on Rental Reagent Based for Department of Pathology Government Medical College Baramulla.

E-Tender reference No: 13-GMCB of 2025, Dated: 12-08-2025

For and on behalf of Lieutenant Governor of Union Territory of Jammu & Kashmir, E-Tenders are invited through Principal, Govt. Medical College Baramulla for Laboratory Diagnostic Equipment on Reagent Rental Basis for Department of Pathology Government Medical College Baramulla as of per the Annexure "A" to this tender notice from manufacturers/firms/companies/authorized dealers for Govt. Medical College & Associated hospital Baramulla on urgent basis. The tender document can be downloaded from the website www.gmcbaramulla.com and www.jktenders.gov.in w.e.f. 12-08-2025 to 30-08-2025.
The tender details and schedules as per following

Item Description	Tender Fee	EMD
Laboratory Diagnostic Equipment on Reagent Rental Basis	Rs.1,000/-	2,00,000/-

Date & Time of release of bid	12/08/2025 04:00PM
Last date for entertaining any clarification/representation	13/08/2025 04:00PM
Online bid submission start date	13/08/2025 04:00PM
Last date for submission of online bids	30/08/2025 09:00AM
Opening of Technical bids	02/09/2025 01:00PM

The competent authority reserves the right to accept or reject the tenders received or cancel the whole tendering process without assigning any reason thereof.

Annexure A
Tender Reference No: 13-GMCB of 2025.
Laboratory Diagnostic Equipment's on Rental Reagent Based

S.No	Name of the Item	Quantity
1.	Prothrombin Test (PT)	1CPRT
2.	Activated Partial Thromboplastin Time (aPTT)	1CPRT
3.	Fibrinogen Clotting Time (Fbg)	1CPRT
4.	Extrinsic Factor Activity Assay II	1CPRT
5.	Extrinsic Factor Activity AssayV	1CPRT
6.	Extrinsic Factor Activity AssayVII	1CPRT
7.	Extrinsic Factor Activity AssayX	1CPRT
8.	Intrinsic Factor Activity Assay XII	1CPRT
9.	Intrinsic Factor Activity Assay IX	1CPRT
10.	Intrinsic Factor Activity Assay XI	1CPRT
11.	Intrinsic Factor Activity Assay XII	1CPRT
12.	Thrombin Time (TT)	1CPRT
13.	Protein S (PSAc)	1CPRT
14.	Protein C (ProCGlobal)	1CPRT
15.	Batroxobin Time (BTX)	1CPRT
16.	Factor V Leiden (FVLeiden with Global)	1CPRT
17.	Lupus Anticoagulant Screening (LA1)	1CPRT
18.	Lupus Anticoagulant Screening (LA2)	1CPRT
19.	Antithrombin III (ATIII)	1CPRT
20.	2-Antiplasmin	1CPRT
21.	Plasminogen (Plg) PLT aggigrations	1CPRT
22.	Protein C (PC)	1CPRT
23.	Coagulation Factor XIII (FXIII)	1CPRT
24.	Factor VIII Chromogenic (FVIIICH)	1CPRT
25.	Factor IX Chromogenic (FIXCH)	1CPRT
26.	Apixaban	1CPRT
27.	Rivaroxaban	1CPRT
28.	Edoxaban	1CPRT
29.	Heparin (Hep)	1CPRT
30.	C1-Inhibitor (C1)	1CPRT
31.	D Dimer	1CPRT
32.	von Willebrandfactor (VWF)	1CPRT
33.	vonWillebrand Factor Ristocetin factor (VWF:RCo)	1CPRT
34.	ADP (mOD)	1CPRT
35.	Collagen (Col) (mOD)	1CPRT
36.	Epinephrine (Epi) (mOD)	1CPRT
37.	Ristocetin (Ris) (mOD)	1CPRT
38.	Arachidonic acid (Ara) (mOD)	1CPRT
39.	On Automated Hematology 6part Differential Analyzer 30standard Parameters Whole Blood/Pre Dilution CBC+DIFF	1CPRT
40.	On Automated Hematology 6part Differential Analyzer 30standard Parameters Whole Blood/Pre Dilution CBC+DIFF+RET	1CPRT
41.	On Automated Hematology 6part Differential Analyzer 30standard Parameters Whole Blood/Pre Dilution CBC+DIFF+RET+PLT F	1CPRT
42.	Reticulocyte Count (Ret)	1CPRT
43.	Fluorescence Platelet F (Plt F)	1CPRT
44.	SLIDE STAINING (SLIDES+STAINS)	1CPRT
45.	Whole Parameters Urine Chemistry	1CPRT
46.	Whole Parameters Urine Sediment	1CPRT
47.	BODY FLUID	1CPRT

NO.:-GMCB/PO/2025-26/1747/1560-67 Dated: 12-08-2025.

Sd/-Principal/Dean
Govt. Medical College,
Baramulla

DIPK No: 5232/25

Government of Jammu Kashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER
Machinery Division Kashmir
Mechanical Hospital Engineering Department, Kashmir

Fax No: 0194-2497093 Website: www.medkashmir.org

GIST of e-Tender
e-NIT No: MDSK/TS/2025-26/30
Date 14.08.2025

For and on behalf of the Lt. Governor, J&K UT e-tenders are invited on percentage basis from authorized eligiblecontractors/registered firmsfor the below mentioned works:-

Name of the Work	Cost of Tender Doc.	Estimated Cost In Rs	Bid security EMD in Rs	Position of AA	Position of TS
Providing of various items/facilities to AO office & Technical Section (Circle Office) at Direction Office building of M&HED Kashmir.	200/-	1,13,880.00	2300.00	Accorded vide no.: SEMHK/TS-26/AA/07 of 2025-26, dt.:28.07.2025	Sanctioned vide No 18 of 2025-26 Dated-:14.08.2025

The bidding document consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Q.) Set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the Govt. website www.jktenders.gov.inas per schedule of dates given below-:

01	Publish date	15.08.2025 18:00hrs
02	Period of downloading of bidding document	15.08.2025 18:30hrs
03	Bid submission start date	15.08.2025 18:55hrs
04	Bid submission end date	23.08.2025 10:00hrs
05	Date and time of opening of bids (online)	23.08.2025 14:00hrs

No: MDSK/TS/2011-14 Date: 14.08.2025

Sd/Executive Engineer,
Machinery Division, Kashmir

DIPK No: 5251/25

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SURESH KUMAR

1. M/S NEW SURAJ TRANSPORT CO. PVT LTD TRANSPORT NAGAR, FRUIT MANDI PARIMPORA SRINAGAR THROUGH DIRECTOR TEJBIR SINGH SARKARIA
S/O S. SUKHJIT SINGH SARKARIA R/O 116 EXCHANGE ROAD JAMMU.
VERSUS
Public at Large.
.non-caveators
In the matter of: CAVEAT PETITION
May it please your Honour,
The Caveators humbly submit as under:
That the Caveators are having reasonable apprehension that any person/s may approach before this Hon'ble court and may file any other proceedings against the caveators and may get an ex-parte interim order against the Caveators which will be pre-judicial and against the rights, interests of the Caveators and also against the express provisions of LawThat the Caveators have also published in the Daily Newspaper a caveat application in order to it is therefore, prayed that in case any person/s may file any proceedings against the Caveators no orders be passed in favour of the said person/s until the Caveators or this counsel is being heard in the matter, same would be in the interest of law and justice.

BEFORE THE HONBLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

1. SAJAD AHMAD ZAZ
S/O MOHAMMAD AMIN ZAZ R/O UMER HEIR BUCHPOPRA SRINAGAR
VERSUS
Public at Large.
.non-caveators
In the matter of: CAVEAT PETITION
May it please your Honour,
The Caveators humbly submit as under:
That the Caveators are having reasonable apprehension that any person/s may approach before this Hon'ble court and may file any other proceedings against the caveators and may get an ex-parte interim order against the Caveators which will be pre-judicial and against the rights, interests of the Caveators and also against the express provisions of LawThat the Caveators have also published in the Daily Newspaper a caveat application in order to it is therefore, prayed that in case any person/s may file any proceedings against the Caveators no orders be passed in favour of the said person/s until the Caveators or this counsel is being heard in the matter, same would be in the interest of law and justice.

چقندر۔ ایک مفید سبزی

چقندر ایک ایسی سبزی ہے، جس ہانڈی میں ہو اس کا رنگ ہی سرخ ہو جاتا ہے۔ چقندر دراصل ایک جڑ ہے۔ جو زیرِ زمین پرورش پاتی ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ پہلے یہ براعظم افریقہ میں تھی، وہاں سے چین میں اُگائی گئی اور وہیں سے یہ سبزی برصغیر کے ملکوں میں آئی۔ یورپ میں اسے پھل مانا جاتا ہے۔ قدرت نے اس سبزی میں بے شمار فائدے رکھے ہیں۔ چقندر کے بہت سے طبی فوائد بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایران اور افغانستان کے لوگ چقندر کا رس مشروب کے طور پر پیتے ہیں، جب کہ دیگر ممالک خاص طور پر یورپ میں چقندر کے پتوں سے پکوان تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چقندر سے کھانے کی دیگر اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے نہایت صحت افزاء سبزی ہے۔ چقندر میں پروٹین، حیاتین، نمکیات وغیرہ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ اجزاء جسم کی افزائش کے لئے اہم ہیں۔ یہ جسم میں اضافی خون بناتا ہے اور دماغ کی کارکردگی کے لئے بہترین ہے۔ ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے لئے بھی ضروری ہے، کیونکہ اس میں کیلشیم، فولاد، فاسفورس وغیرہ بھرپور ہوتے ہیں۔ چقندر پیٹ کے امراض کے لئے نہایت مفید ہے، اس کے استعمال سے آنتوں، جگر اور معدے کے امراض کا ازالہ ممکن ہوتا ہے، یہ پیٹ کے السر، معدے اور جگر کے ورم اور پیٹ کے دوسرے مہلک امراض سے بچاتا ہے۔ اسے سلاد کے طور پر کھانے سے ہاضمہ درست رہتا ہے اور قبض کی شکایت نہیں ہوتی۔ چقندر پیٹ کے امراض کے علاوہ معیادی بخار، نزلہ زکام، سردرد، گردن، پٹھوں میں درد، اعصابی کمزوری اور جسمانی تھکاوٹ کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ چقندر یرقان، خون کے کینسر اور نمونیے میں بھی انتہائی مفید ہے۔ خاص طور پر السر میں بہت فائدے مند ہے۔ اسے سلاد کے طور پر کچا استعمال کرنا بہتر ہے۔ یورپ میں ہوٹلوں میں اس کے چپس بنائے جاتے ہیں۔ اگر روزانہ ایک درمیانہ چقندر اُبال کر کھایا جائے تو چند ہفتوں میں چہرے پر سرخی نظر آنے لگے گی۔ یرقان کے مریضوں کو چقندر کے رس سے تیار کردہ گولیاں بھی کھانے کو دی جاتی ہیں۔

MNN

انگور کے لاجواب فوائد

انگور وٹامنز، معدنیات اور اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں۔ انگور پانی سے بھی بھرے ہوئے ہیں جو آپ کو ہائیڈریٹ رکھنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ انگور کی ہر قسم موجود ہے انہیں تازہ بھی کھایا جا سکتا ہے اور انگور کو کشمش بنانے کے لئے خشک بھی کیا جا سکتا ہے یا انگور کا جوس یا سرکہ بنانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے یا انگور کی اقسام کا رنگ بہت ہلکے سبز سے لے کر گہرے جامنی تک ہوتا ہے۔ انگور باہر کی طرف ایک پتلی سی جلد کا نظر آتا ہے اور اندر سے نرم، رسیلا ہوتا ہے۔ اس آرٹیکل میں ہم یہ جانیں گے کہ انگور کھانے سے آپ کی صحت کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے اور کیسے آپ صحت مند زندگی گزار سکتے ہیں۔ غذائی اجزاء [] سے بھرپور ایک بار ایک دن میں انگور کا کپ آپ کی روزانہ وٹامن سی کی ضروریات کا ایک چوتھائی حصہ فراہم کرتا ہے تقریباً **20** فیصد وٹامن **K** کے لئے کم از کم **10** فیصد تانبے کے لئے انگور غذائی حساب سے زبردست ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ڈی این اے کی مرمت اور کولیجن اور سیروٹونن دونوں کی پیداوار کے لئے وٹامن سی کی جو ضرورت درکار ہوتی ہے وہ بھرپور مقدار میں پائی جاتی ہے۔ ہڈیوں کی صحت بہتر وٹامن **K**، کیلشیم، میگنیشیم اور پوٹاشیم جیسے معدنیات کی بدولت انگور کھانے سے آپ کو مضبوط ہڈیوں کو برقرار رکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اگرچہ انگور میں پائے جانے والے یہ تمام غذائی اجزاء ہڈیوں کی صحت کے لئے اہم ہیں لیکن یہ سمجھنے کے لئے مزید مطالعات کی ضرورت ہے کہ انگور ہڈیوں کی صحت میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں

MNN

پھولوں کا بادشاہ گلاب۔۔۔۔۔ کئی ادویات میں بھی مستعمل ہے

گلاب اپنی خوبصورت شکل اور من پسند خوشبو کی وجہ سے پھولوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس کی کاشت پوری دنیا میں مختلف ناموں سے کی جاتی ہے۔ گلاب کی **100** سے زیادہ انواع (**Species**) ہیں۔ جبکہ رنگوں کے اعتبار سے بھی یہ سفید، سرخ، سیاہ، صندلی اور کئی رنگوں میں ہوتا ہے۔ یہ سدا بہار ہے اور محبت کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ گلاب کے پودوں کی بہت سی اقسام ایشیاء میں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ پاکستان میں بھی اب یہ تمام اقسام موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ گلاب ایسی جگہ اُگانے چاہئیں، جہاں روزانہ چھ گھنٹوں تک اسے سورج کی روشنی میسر ہو۔ جبکہ کچھ باغبانوں کا کہنا ہے کہ گملے میں لگے گلاب آسانی سے بڑے ہوتے ہیں۔ ان کی نشوونما اچھے طریقے سے ہوتی ہے۔ جب بھی آپ گلاب اُگائیں تو گہرائی کی مٹی گیلی ہونی چاہیے۔ پانی ہمیشہ صبح کے وقت دینا چاہیے۔ لیکن بہت زیادہ پانی نہ دیں۔ گلاب برطانیہ اور امریکہ کا قومی پھول ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ اسلام آباد وفاقی دارالحکومت کا علاقائی پھول بھی ہے۔ زمانہ قدیم میں گلاب اور اس کی دوائی خاصیتوں اور فوائد کے بارے میں روایات بہت عام تھیں۔ ڈاکٹر لنڈلے نے گلاب کے موضوع پر اپنے مقالے میں صرف گلاب کے بارے میں ایک الگ قرابا دین (فارماکوپیا) مرتب کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ عرق وعطر کی کشید سے پہلے، گلاب کے تمام اجزاء علاجی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ گلاب اس اعتبار سے ایک نہایت مفید عطیہ خداوندی ہے کہ اس سے توانائی کے علاوہ صحت و تندرستی کے احساس میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ روغنِ گلاب کی خصوصیات: گلاب دافع ورم، جراثیم کش، مانع تشنج اور دافع دق وسل ہوتا ہے۔ اس میں وائرس اور پھپھوندی دور کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ گلاب کے روغن میں زخم بھرنے، پیشاب صاف لانے، بدبو دور کرنے کی خاصیت بھی پائی جاتی ہے۔ روغنِ گلاب میں سمی اثرات نہیں ہوتے اس اعتبار سے یہ محفوظ ہوتا ہے۔ خالص عطر گلاب کے لگانے سے بعض لوگ ہلکی خارش محسوس کر سکتے ہیں اس کے کھانے سے بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیبارٹری ٹیسٹ میں بھی اس کی مانع وائرس صلاحیت کی توثیق ہوئی ہے۔ عرقِ گلاب: اس کے اثرات بھی روغنِ گلاب جیسے ہی ہوتے ہیں۔ اس کی لطیف خوشبو فرحت بخشتی ہے اور اس میں شامل قدرتی تیزاب، موثر مانع ورم ہونے کی وجہ سے جلد کا اچھا محافظ ثابت ہوتا ہے۔ خشک اور نازک جلد کا عرق گلاب اچھا معاون ہوتا ہے۔ آنکھوں کی سوجن اور جلن اس سے دور ہوتی ہے۔ روغنِ گلاب کے طبی استعمال: روغنِ گلاب خشک اور شکستہ جلد کے علاوہ ایگزیما اور حساس جلد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

MNN

خشک میوہ جات کھانے والے حد میں رہیں

پھلوں کو دھوپ میں خشک کرکے خشک میوہ جات بنائے جاتے ہیں

وہ غذائیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ یہ مدافعتی نظام کو بہتر کرتے اور مختلف بیماریوں سے لڑتے ہیں۔ ان میں کینسر سے بچنے کے لئے وٹامن **A** اور **K** اور اینٹی آکسیڈینٹ کے علاوہ پوٹاشیم، آئرن، فولٹ، کیلشیم اور میگنیشیم جیسے غذائی اجزا شامل ہیں۔

تازہ پھلوں کے مقابلے میں خشک میوہ جات وٹامنز، منرلز، اینٹی آکسیڈنٹس کے ساتھ ساتھ قدرتی فرکٹوز سے بھرپور ہوتے ہیں۔ اگرچہ خشک میوہ جات ہماری صحت کے لیے مفید ہوتے ہیں لیکن ان کا زیادہ استعمال ہماری صحت خراب بھی کر سکتا ہے۔

اگر ہم انہیں روزانہ اپنے کھانے میں استعمال کرتے ہیں تو ان کا استعمال مناسب مقدار ہی میں کرنا بہتر رہے گا۔ خشک میوہ جات میں فائبر کافی مقدار میں پایا جاتا ہے، اس کا زیادہ استعمال کرنے سے قبض، اسہال، گیس اور پیچش کی تکلیف میں مبتلا ہو سکتے ہیں یا جلدی مسائل لاحق ہو سکتے ہیں۔

☆ اخروٹ مقدار میں کم کھانے چاہئیں کیونکہ یہ گلے میں خراش اور منہ میں چھالے بننے کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس سے میٹابالزم تیز ہو جاتا ہے۔ اخروٹ کھانے کے بعد چائے پینا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اخروٹ میں بے شمار فوائد موجود ہونے کے ساتھ چند نقصانات بھی پائے جاتے ہیں۔

اگر جسم میں حرارت کا تناسب حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے تو اخروٹ کا استعمال نہیں کرنا چاہیے ورنہ اخروٹ گرم ہونے کی وجہ سے جسم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے اخروٹ بے حد نقصان دہ ہے۔

☆ کشمش میں کم چکنائی ہوتی ہے۔ یہ وٹامنز، معدنیات اور اینٹی آکسیڈینٹس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ عمل انہضام کو بہتر بناتی ہے۔ خون کی کمی سے بچاتی ہے جبکہ کینسر سے بچاؤ میں بھی معاون ہے، اسی طرح یہ آنکھوں کی صحت کے لیے بھی مفید ہے۔ شوگر کو کم کرتی ہے۔ منہ کی صحت کو برقرار رکھتی ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے اور سوجن کو کم کرتی ہے۔ تاہم ان باتوں کے باوجود ہر چیز کی طرح کشمش کا زیادہ کھانا بھی مناسب نہیں بلکہ اس سے صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پیچیدگیوں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یو ایس ڈی اے کے مطابق کسی بھی شخص کے لیے کشمش کی مثالی مقدار روزانہ تقریباً چالیس سے پچاس گرام ہو سکتی ہے۔

☆ کھجور سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن کوشش کرنی چاہیے کہ کھجور کو ہمیشہ کسی دوسری چیز کے ساتھ ملا کر کھایا جائے۔ کھجور میں مٹھاس بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے یہ شوگر کے مریضوں کی شوگر بڑھا سکتی ہے۔ اس لیے کھجور ہمیشہ کم مقدار میں کھانی چاہیے۔ زیادہ کھجور کھانے سے پیٹ بھی خراب ہو سکتا ہے۔ کھجوریں دن کے بہترین آغاز اور میٹابولزم میں اضافے کے لیے بھی ضروری تصور کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ماہرین روزانہ درمیانے سائز کی ایک سے دو کھجوریں استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

☆ بادام دل، دماغ اور جلد کی صحت کے لیے بہترین تصور کیے جاتے ہیں۔ بادام میں موجود وٹامن ای، میگنیشیم اور پوٹاشیم کی مقدار خون کی گردش بہتر بنانے کے ساتھ دل کی کارکردگی بہتر بناتے ہیں اور طبی ماہرین صحت کے لیے **4** سے **7** بادام یومیہ تجویز کرتے ہیں۔ کڑوے بادام کسی صورت نہ کھائیں کیونکہ ان میں ایک خاص قسم کا زہر پایا جاتا ہے جو آنکھوں کی بیماری کا باعث بنتا ہے۔

☆ پستے میں بادام، کاجو اور اخروٹ کے مقابلے کہیں زیادہ پروٹین اور کم فیٹ پایا جاتا ہے، دوسری جانب پستے اولک ایسڈ، وٹامن ای اور کیروٹین سے بھی مالا مال ہونے کے سبب انسانی صحت کے لیے بہترین تصور کیے جاتے ہیں تاہم طبی ماہرین کی جانب سے یومیہ **20** گرام سے زیادہ پستے استعمال کرنے سے گریز کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ بلڈ پریشر اور دل دماغ کے لئے نہایت مفید ہے۔

پورے دن میں مٹھی بھر پستہ کھانے سے اینٹی آکسیڈنٹس، منرلز، وٹامنز اور پروٹین کی مطلوبہ مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ عام طور پر پستے سے کھانسی کا علاج کیا جاتا ہے، تاہم اگر یہ مطلوبہ مقدار سے کھایا جائے تو کھانسی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

☆ چلغوزے کھانا گردوں اور جگر کے لئے بے حد مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں کولیسٹرول نہیں پایا جاتا اور ان کے کھانے سے وزن بھی کم ہوتا ہے۔ چلغوزے کو ہمیشہ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا چاہیے ورنہ یہ بھوک ختم کر دیتا ہے اور پھر چلغوزے سر درد اور جسم کے مختلف حصوں میں درد کا باعث بنتے ہیں۔

☆ کاجو، میگنیشیم اور نہ جمنے والی چکنائی کی وجہ سے کاجو کو ہر عمر اور جنس کے افراد کیلئے بہت موزوں تصور کیا جاتا ہے۔ دیگر ڈرائی فروٹس کے برعکس کاجو کا چھلکا ذرا زہریلا ہوتا ہے، اس لئے اس کا چھلکا آتار کر کھایا جاتا ہے۔

ریشہ خراش، پھٹی ہوئی ایڑیوں اور اینٹی فنگل ٹریٹمنٹس میں استعمال کر سکتی ہیں۔ ایسی خواتین جنھیں زیادہ پسینہ آتا ہو آن کے لئے کاجو نقصان دہ ہے۔ ویسے تو کاجو کھانے سے پیٹ کو بہت سے فائدے ہوتے ہیں لیکن اگر آپ اس کا استعمال بہت زیادہ کر لیتے ہیں تو یہ آپ کے پیٹ کو نقصان پہنچا سکتا ہے لہٰذا کاجو کا استعمال صحیح طریقے سے اور محدود مقدار میں کریں۔

☆ مونگ پھلی وزن میں اضافہ کا باعث بنتی ہے تاہم مونگ پھلی کی افادیت بڑھانے کے لئے ساتھ گڑ کا استعمال بھی کریں۔ مونگ پھلی کے اندر کا سرخ چھلکا آتار کر کھانا چاہیے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ مونگ پھلی کھانسی کا موجب ہے حالانکہ اس کی وجہ کچی مونگ پھلی ہوتی ہے۔

☆ انجیر بہت زیادہ مقدار میں کھانے کے وقت آپ کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس سے قے سے اسہال اور یہاں تک کہ خارش والی جلد تک الرجک رد عمل پیدا ہو سکتا ہے۔ حساس جلد یا الرجی کی تاریخ کے حامل افراد، انجیر کھانے جلد یا جلد پر لگانے سے گریز کریں۔

محققین کا کہنا ہے کہ خشک میوہ جات بہترین اجزا کے حصول کا اچھا ذریعہ ہے مگر لوگوں کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان میں چینی موجود نہ ہو۔

ڈرائی فروٹ خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جو ڈرائی فروٹ ہم خرید رہے ہیں، ان میں کتنی کیلوریز ہیں یا اس میں چینی کا کتنا استعمال کیا گیا ہے۔ بعض ڈرائی فروٹ کو میٹھا کرنے کے لیے پھلوں کے رس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کو ایسے ڈرائی فروٹ استعمال نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان کے استعمال سے شوگر بڑھ سکتی ہے۔

واضح رہے کہ خشک میوہ جات میں قدرتی شکر فروکٹوز کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ڈرائی فروٹ کو نمی سے بچانے اور ایک دوسرے کے ساتھ چپکنے کی وجہ سے چینی کی ایک تہہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ آپ جانتے ہی ہیں کہ شوگر کا زیادہ استعمال دانتوں کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔

تل میں بیشمار فوائد موجود ہونے کے ساتھ تل کے کچھ نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ اگر جسم میں حرارت بڑھ جائے تو تل کا استعمال نہیں کریں۔ کیونکہ تل بہت زیادہ گرم ہوتے ہیں۔

گرم مہینوں میں تل کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ تل کے استعمال کا بہترین وقت سردیاں ہیں۔ گرم علاقوں میں زیادہ تل نہیں کھانے چاہیے۔ موٹاپے کا شکار افراد تل کو دودھ کے ساتھ استعمال نہیں کریں کیونکہ یہ وزن بہت تیزی سے بڑھاتا ہے۔

MNN

بچوں کی پرورش میں غفلت نہ برتیے

مسلسل ذہنی اذیت اور تشدد بچے کو چڑ چڑا، بدلحاظ اور بدتمیز کر دیتے ہیں

گزشتہ دنوں ایک دوست کی طرف جانا ہوا۔ مہمان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ قریبی گھر سے اونچی آواز میں بولنے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ تجسس نے معلوم کرنے پر مجبور کیا اور پتا چلا کہ ماں اور بیٹے کے درمیان تلخ کلامی ہو رہی ہے۔ بچہ ساتویں جماعت کا طالب علم تھا جو پڑھنے سے جان چھڑوا رہا تھا۔ ماں کی آواز سے اونچی آواز اس کے بیٹے کی تھی۔ اگر ماں ایک بات کرتی تو بیٹا آگے سے دو باتیں سناتا۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ ماں جی پڑھانا چاہ رہی تھیں اور بچہ اس وقت پڑھنے سے انکاری تھا۔ بچہ اگر بدتمیزی کر رہا تھا تو ماں جی بھی غصے میں زبان پر آئی بات روکنے سے انکاری تھیں۔ کوئی **10** سے **15** منٹوں تک یہ سلسلہ جاری رہا، پھر نجانے کیسے تھم سا گیا۔ یہ مسئلہ موجودہ نسل کے ساتھ بڑی شدت سے جڑا ہوا ہے۔ والدین کے پاس اپنے بہانے ہیں، جب کہ اولاد کے پاس اپنی مصروفیات ہیں۔ کچھ مصروفیات ایسی ہیں جو جان بوجھ کر ہم نے اپنے اوپر ایسی مسلط کر لی ہیں کہ جیسے ان کے بغیر ہمارا گزارا نہیں۔ ہمیں ذہن میں رکھنا چاہیے کہ وقت کرتا ہے پرورش برسوں حادثہ ایک دم نہیں ہوتا اکثر و بیشتر گھروں میں یہ مسئلہ اس وقت پوری شدت سے موجود ہے۔ والدین بچوں سے دور اور بچے والدین کی الفت سے نابلد ہو کر نقصان دہ چیزوں میں پناہ ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ بچوں کے بات نہ ماننے کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ والدین انھیں وقت نہیں دیتے۔ اگر کچھ والدین وقت دیتے بھی ہیں تو وہ صرف پڑھائی یا نصیحت کیلیے ہوتا ہے۔ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ بچہ وہی کامیاب ہوگا جو پڑھ لکھ جائے گا۔ حالانکہ ایسے واقعات موجود ہیں کہ پڑھائی سے بھاگے ہوئے افراد نے پرسکون اور اچھی زندگی گزاری ہے۔ ہم تربیت کی طرف توجہ دینے کے بجائے کتابوں کو رٹا لگوانے پر زور دیتے ہیں۔ ہم بچے کو خودکار مشین سمجھتے ہیں کہ اس کے کوئی جذبات نہیں ہیں۔ بس ایک پروگرامر کی طرح بچے کو کمانڈ دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنا فرض پورا کر لیا ہے۔ کھانا، پینا، جیب خرچ، اسکول کے اخراجات، ہوم ٹیوشن کے لوازمات اور نت نئے کھلونوں سے آراستہ کمرہ دے کر احسان جتاتے پھرتے ہیں کہ اتنا کچھ کرنے کے بعد بچے ہماری بات نہیں مانتے اور نہ ہی ہمیں فوقیت دیتے ہیں۔ ہمیں ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ بچہ کبھی بھی والدین کی طرف سے دی جانے والی سہولیات کی وجہ سے قریب نہیں ہوتا، یہ صرف ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ بچہ بچپن سے ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے، بلکہ بچپن میں سیکھنے کا عمل تیز ہوتا ہے۔ بچے نے ہر وہ کام کرنا ہوتا ہے جو وہ اپنے سامنے ہوتا دیکھتا ہے۔ بچے کے سامنے ایک دوسرے کو عزت سے پکاریے، زمانے کی رفتار سے ہم آہنگ ہونے کی کوشش کیجیے اور بچے کی تربیت اس نہج پر کیجیے کہ وہ اپنے کام خود سے کر سکے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اسے چھوٹی سی عمر میں ہی چھوٹے چھوٹے کام کرنے کو دیے جائیں۔ جب بچے حد سے زیادہ بدتمیز ہو جائیں تو ہم نفسیات کے ماہرین کے پاس جا پہنچتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ بچوں کی کاؤنسلنگ کروانے سے پہلے والدین کو اپنی کاؤنسلنگ لازمی کروانی چاہیے، بلکہ صرف اپنی ہی کاؤنسلنگ کروائیں تو شاید بہت ہی کم بچے کی کاؤنسلنگ کی ضرورت پڑے۔ ماہر نفسیات کے پاس جا کر بھی آپ کا بچہ کیا کرتا ہے؟ کبھی غور کیجیے گا۔ ماہر نفسیات اسی بچے کو قابو کرتا ہے، جسے پورا گھر قابو کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ وجہ تشدد پسندانہ رویہ اور وہ طنزیہ نظریں ہوتی ہیں جو بچے کو اکساتی ہیں کہ وہ کچھ الٹا سیدھا کرے۔ ماہر نفسیات بچے کے سامنے ایک خالی سلیٹ کی مانند جاتا ہے اور بچے کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنا سارا غبار لکیروں، ٹوٹے پھوٹے لفظوں اور ادھ لکھے حروف کی شکل میں اس پر لکھ دے۔ جب بچے کا غبار، غصہ اور شکایات ختم ہوتی ہیں تو ماہر نفسیات آپ کی فراہم کردہ معلومات کو خوب صورتی سے، مٹھاس سے اور شیریں آواز میں اس کے دماغ میں انڈیل کر اسے قائل کرتا ہے کہ وہ اپنے والدین کا خیال کیا کریں۔ بس انداز بدلا گیا اور بچے کو وہی بات اپنے فائدے کی لگی جس کی وجہ سے اس نے جان و دل سے اسے قبول کر لیا۔ یہی وقت اگر آپ بچے کو دیں تو وہ آپ کے ساتھ اپنے مسائل بانٹے گا۔ آپ کو اپنے رویے سے اسے قائل کرنا ہوگا کہ آپ اس کا بھلا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ بھلا جوتے مارنے سے نہیں ہوتا اور نہ بچے کی عزت نفس کو سر بازار مجروح کرنے سے ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کا مفہوم ہے کہ دوست کو نصیحت اکیلے میں کرنی چاہیے۔ اولاد تو دوست سے بڑھ کر ہوتی ہے تو کیوں ہم اسے سب کے سامنے ذلیل کر کے فخر کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ بڑا فرمانبردار ہے۔ حالانکہ وہ اگر خاموش ہے تو صرف اس لیے کہ مزید تماشا نہ بنے۔ مسلسل ذہنی اذیت اور تشدد اسے چڑ چڑا، بدلحاظ اور بدتمیز کر دیتے ہیں اور بعض اوقات تو بات خودکشی تک پہنچ جاتی ہے۔ ہم سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ اسے کسی کی نظر لگ گئی ہے، حالانکہ معاملات ہم نے خود خراب کیے ہوتے ہیں۔ بجا کہ نظر کا معاملہ بھی ہے لیکن اس سے ہٹ کر بھی بہت کچھ ایسا ہوتا ہے جو ہمیں اپنے آپ میں بہتر کرنا ہوتا ہے۔ ہم نے پتا نہیں کہاں سے ایک خول چڑھا لیا ہے اپنے اوپر کہ بچوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہیں کرنا، ان سے ہنسنا نہیں ہے، انھیں اپنے ساتھ باہر نہیں لے کر جانا اور نہ ہی ان کے ساتھ دوستانہ ماحول رکھنا ہے۔ ہمیں رعب و دبدبے میں رہنا ہے تاکہ وہ سدھر کر اپنی دنیا بنا لیں۔ تو جناب معذرت کے ساتھ آپ اپنے بچے پر ظلم کر رہے ہیں۔ اسے لطف اندوز ہونے دیجیے، اپنے ساتھ کھیلنے دیں اور اسے اپنی عمر کے کام کرنے دیں تاکہ وہ سمجھ سکے کہ تجربات سے کیسے سیکھنا ہے۔ غلط و صحیح کا فیصلہ کرنے دیں۔ آپ بس نظر رکھیں تاکہ ان میں احساس پیدا ہو۔ خدارا! اپنے بچوں کو وقت دیجیے تاکہ وہ آپ کی بات سنیں اور اخلاقی پستیوں میں گرنے سے محفوظ رہ سکیں۔

MNN

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings

Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider: In Patient Hospitalization Expenses

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP22024V032122-Family Health Care , BAJHLGA22166V012122 -Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. |

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,